

## اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

## اُنٹیسوال اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ مورخہ 24 نومبر 2020ء بروز منگل بمناسبت 08 ربیع الثانی 1442 ھجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	پینل آف چیئرمین۔	04
3	ڈعاۓ مغفرت۔	05
4	رخصت کی درخواستیں۔	29
5	تحریک استحقاق نمبر 2 می جانب سردار عبدالرحمن کھیڑان۔	31
6	تحریک التوانہ 1 می جانب جناب نصر اللہ خان زیرے۔	41
7	سرکاری کارروائی براۓ قانون سازی۔	42
8	ایوان کی کارروائی: مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کیا جانا۔	42

## ایوان کے عہدیدار

اپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو  
 ڈپٹی اپیکر----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاکڑ  
 اپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن  
 چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 24 نومبر 2020ء بروز منگل بطابق 08 ربیع الثانی 1442 ہجری، بوقت شام 05 بجھر 05 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

**جواب ڈپٹی اسپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

سکتہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَاجًا ۝ قِيمًا لِّيَنْذِرَ بَا سًا  
شَدِيدًا مِّنْ لَدُنْهُ وَيُشَرِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصِّلْحَتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ۝  
لَا ۝ مَّا كَرِيشَنَ فِيهِ أَبَدًا ۝

﴿پارہ نمبر ۵ سورہ الکھف آیات نمبر ۱ تا ۳﴾

**ترجمہ:** سب تعریف اللہ کو جس نے اُتاری اپنے بندہ پر کتاب اور نہ رکھی اس میں کچھ کجھی۔ ٹھیک اُتاری تاکہ ڈرستا وے ایک سخت آفت کا اللہ کی طرف سے اور خوشخبری دے ایمان لانے والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں کہ ان کے لئے اچھا بدلم ہے۔ جس میں رہا کریں ہمیشہ۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جزاک اللہ۔ میں قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت رواں اجلاس کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو پہنچ آف چیئرمین کیلئے نامزد کرتا ہوں

- ۱۔ جناب قادر علی نائل۔
- ۲۔ جناب عبدالواحد صدیقی۔
- ۳۔ میر نصیب اللہ مری۔

**وقہہ سوالات۔** جناب نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 20 دریافت فرمائیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** Thank you جناب اسپیکر! سوال نمبر 20 حسب روایت جس جس منٹر صاحب کے سوالات ہوتے ہیں وہ تشریف نہیں لاتے آپ کی بارہار ولنگ کے باوجود نہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہوتے ہیں نہ منٹر صاحب ہوتا ہے آخر حکومت کے کہا جاتا ہے حکومت ہوتی کیا ہے؟ آسمان میں ہوتی ہے یا زمین پر ہمیں تو نظر نہیں آ رہی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** مطلب آسمان اور زمین کے بیچ میں ہوتی ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** بیچ میں بھی ہمیں کہیں بھی نظر نہیں آ رہی ہے جناب اسپیکر! آج Question پر عموماً ہوتا یہ ہے کہ پہلے سے یہ آگاہ کیا جاتا ہے کہ متعلقہ منٹر صاحب ہیں وہ حاضری دیدیں اب بارہا سوالات ہم کرتے ہیں پھر defer ہوتا ہے پھر آجاتا ہے تو یہ میرے خیال سے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ تشریف رکھیں یہ محکمہ داخلہ کے متعلق جتنے بھی سوالات ہیں اگر منٹر اسمبلی میں ہیں تو وہ آ جائیں۔

**انجیشٹر زمرک خان اچکزی (وزیر محکمہ زراعت و کوآپریٹوں):** اس میں یہ ہے کہ جواب بھی ان کو موصول ہوا ہے اگر اس کا کوئی ضمنی سوال ہو تو شاہد وہ کر سکتے ہیں اگر وہ مطمئن ہیں اس سوال سے تو اس کو سمجھ جائے کہ next اس میں نہ لائے اگر پھر بھی نصراللہ زیرے صاحب کا اس میں کوئی ضمنی ہو تو بتا دیں۔

**میر یونس عزیز زہری:** آج بھی جن جن کے سوالات ہیں وہ منٹر صاحبان نہیں ہیں تو میرے خیال میں آپ بھی اجلاس ملتوی کر دیں بہتر ہو گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بیٹھ کر بات کرنے کی اجازت نہیں ہے حاجی صاحب۔ نہیں یہ اس طرح نہیں ہوتا ہے چونکہ جب منٹر نہیں ہوتے ہیں تو اس کو آگے defer کیا جاتا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** وزیر داخلہ سے متعلق میرے سوالات ہیں۔ پھر لوکل گورنمنٹ سے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** محکمہ بلدیات کے میرے خیال سے ایڈیشنل سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں منٹر نے چھٹی کی

درخواست دی ہوئی ہے تو یہ مکملہ داخلہ کے جتنے بھی سوالات ہیں اس کا گلے سیشن کیلئے defer کیے جاتے ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** کیا فائدہ جناب اپسیکر!

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** لوکل گونمنٹ کے سوالات کو بھی defer کیا جاتا ہے۔ جی نصیب اللہ مری صاحب۔

**میر نصیب اللہ مری:** کوہلو میں وہاں شادی کی تقریب میں ایک گیس سلنڈر دھاکہ ہوا جس میں 35 بچے زخمی ہو گئے اس میں سے 15 شہید ہو گئے ان کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** جی ضرور میر صاحب، یہ تو بہت افسوسنا کا واقعہ ہوا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** جناب اپسیکر! ہم چونکہ باہر تھے انجینئر زمر ک صاحب کی پھوپھی کی انتقال ہوئی تھی اُن کیلئے بھی دعا کی جائے۔ اللہداد ترین صاحب انجمن تاجر ان اُن کو شہید کیا گیا ان کیلئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے حاجی نواز کا کڑ صاحب کی ہمشیرہ کیلئے بھی۔

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** جی مولوی صاحب ادا حقین کے حق میں ڈعا کریں۔

(دعاۓ مغفرت کی گئی)

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** توجہ دلاؤ نوٹس۔ جی سارے سوالات defer ہو گئے۔ جناب نصراللہ خان زیریے صاحب رکن صوبائی اسمبلی توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** شکریہ جناب اپسیکر! میں وزیر مکملہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کے جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ لوگوں نے کوئی شہر اور اطراف میں ڈیری فارمز قائم کئے ہیں جس کی گندگی اور بدبو کی وجہ سے علاقہ مکینوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ حکومت ان ڈیری فارمز کو کوئی شہر سے باہر منتقل کرنے کیلئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔ جناب اپسیکر! کوئی کم و بیش تیس لاکھ سے زائد آبادی کا شہر ہے۔

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** میرے خیال سے اس کو بھی defer کرتے ہیں جمعہ کیلئے، کیونکہ متعلقة منظر بھی نہیں آئے ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** ٹھیک ہے۔

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** مکملہ بلدیات کو بھی defer کیا جاتا ہے۔ ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ قائد حزب اختلاف آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

**ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ (قائد حزب اختلاف):** بہت شکریہ جناب اپسیکر صاحب! میں وزیر برائے مکملہ

تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کمیونٹی اسکولز میں سال 2007ء کے دوران عارضی بنیادوں پر تعینات کردہ 900 کے قریب اساتذہ 13 سال کا ایک طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود تاحال مستقل نہیں کیے گئے ہیں ان کو مستقل نہ کرنے کی کیا وجہات ہیں؟ چونکہ ایجوکیشن کا منظر نہیں ہے جناب اپسیکر! یہاں اس اسمبلی میں ایک قرارداد اس سلسلے میں پیش ہوئی، اور یہ قرارداد 4 جنوری 2019 کو منظور ہوئی اور قرارداد کے مطابق اس August house نے یہ فیصلہ دیا کہ بلوچستان میں تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے کی غرض سے کمیونٹی سکولز کا قیام عمل میں لایا گیا جن میں اب تک چالیس ہزار کے قریب طلباء عزیر تعلیم ہیں۔ لیکن سال 2007 سے کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات اساتذہ ایک طویل عرصہ گزرنے کے باوجود تاحال مستقل نہیں کئے گئے ہیں، جس کی وجہ ان طلباء تعلیم متاثر ہونے کا خدشہ ہے، لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ کمیونٹی سکولز میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات 786 اساتذہ کو فوری طور پر مستقل کرے تاکہ کمیونٹی اسکولز میں زیر تعلیم طلباء اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔ یہ قرارداد ہے جناب ہماری اسمبلی کی، جائے اس کے کہ اس ہاؤس کو عزت دی جاتی اور اس ہاؤس کی قرارداد کو پذیرائی ملتی اب ہو یہ رہا ہے کہ ان اساتذہ کو ایک ایک کر کے ان کو نکالا جا رہا ہے، اب ظلم کا بھی تو ایک حد ہوتا ہے، ایک دفعہ آپ نے 2007 میں ان اساتذہ کو Service میں لیا، یہ ان میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں ان کا Age limit ہے وہ گزر چکا ہے کسی اور جگہ یہ کھپ نہیں سکتے۔ بارہا اسمبلیاں بنی ہیں گورنمنٹ کی طرف سے کہ ان کو مستقل کیا جائے لیکن اس کے باوجود۔۔۔۔۔

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** ملک صاحب اس کو بھی defer کرتے ہیں کیونکہ منظر نہیں ہے۔

**قامنڈ حزب اختلاف:** جناب! یہ جو اساتذہ ہیں اس بارش میں باہر آپ کے اسمبلی کے سامنے احتجاج پر ہیں تو اگر یہ مہربانی کریں کہ یہاں سے ٹریزیری بخیر سے کچھ ساتھی جائیں اُن کو کہیں کہ جی اگلے سیشن میں آپ کی بات discuss کیا جائیگا تاکہ اس بارش میں وہ اس تکلیف سے نجح جائیں جناب اپسیکر! چونکہ یہ ایک بہت اس حوالے سے تو اساتذہ کی بات اپنی جگہ پر ہے لیکن سب سے بڑی اہمیت کی بات یہ ہے کہ جب چاہے کسی کو رکھو، جب چاہے کسی کو ذبح کرو، جب چاہے کسی کولات مار کر پھینک دو، یہ تو نہ جنگل میں ہوا ہے نہ کسی دنیا کی تاریخ میں کوئی اس قسم کا کوئی قانون بنتا ہے، ایک آدمی کو آپ سروس دیتے ہیں Law کا جو view ہے کہ وہ یہ کہ تین سال کنٹریکٹ میں رہنے کے بعد وہ ملازم مستقل ہونے کا حقدار ہے آپ نے میں سال اس کو کنٹریکٹ میں رکھا ہوا ہے اور ابھی آپ کہتے ہیں کہ جی آپ کی ہمیں ضرورت نہیں ہے تو یہ اب جائیں تو کہاں جائیں، اتنا ظلم کیا جائے جس کا کوئی نہ کوئی مداوا بھی ہو سکے ابھی بغیر مداوا کے ظلم کا جناب میں گزارش کرو نگاہ اور یہ جو جس طرح

نصیب اللہ مری صاحب نے point out کیا کو ہلو دھا کے میں بچوں کی آج بھی دوپھے اُس میں شہید ہوئے ہیں میری گزارش تو یہ ہوگی کہ دعا تو پڑھی گئی لیکن اس کیلئے یہ بھی کیا جائے یہاں سے ایک رونگ دیا جائے کہ ان بچوں کے والدین کو معاوضہ بھی دیا جائے جس انداز میں یہ پچے شہید ہوئے ہیں اس سے بلا ظلم کسی جگہ نظر نہیں آرہا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ ملک صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھنیران (وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی) ابھی جو فرمایا کو ہلو کے بچوں کا، بچے تو سب کے بچے ہوتے ہیں کس کا دل نہیں رویا ہے کس نے افسوس نہیں کیا ہر حال یہ ایک حادثہ تھا قدرتی آفات ہیں کو ہلو کا نماہندہ بھی بیٹھا ہے اس نے فاتح بھی کرائی ہے اور ہماری گورنمنٹ کے لوگ چل کے گئے ہیں ملتان جہاں یہ زیر علاج ہیں ہمارا پنا ساتھی گیا ہے اور اُدھر initially جو بھی ہماری انتظامیہ سے ہو سکا ہم نے فوری طور پر کو ہلو میں وہ بندوبست کیا جس حساب سے جتنی حد تک ہماری پہنچ تھی اُس کے بعد ہم نے ان کو ملتان شفت کیا اور گورنمنٹ نے اس کو serious یا ہوا ہے اُس کیلئے میرے خیال چار، چار لاکھ روپے کا initially ہمارے سی ایم صاحب نے announcement بھی کیا ہے اور ساتھ ساتھ آپ کو اُس پر ڈپٹی کمشنر کا شاید آپ لوگوں کی نظر سے گزری ہو کہ باضابطہ اُس پر ہوائی فائرنگ اور ان چیزوں پر ان area میں پابندی لگادی گئی ہے۔ میری گزارش ہوگی کہ extend کر کے ہر ڈپٹی کمشنر اپنے علاقے میں خاص کر یہ شادی بیاہ پر جو فائرنگ ہوتی ہے اس پر کم لازمی پابندی لگتی چاہیے اس پر گورنمنٹ ملک صاحب انشاء اللہ on board missing ہے۔ ہمیں احساس ہے یہ حادثات ہیں یہ قدرتی آفات ہیں ان کو کوئی نہیں روک سکتا ہے ایک چیز تھی دعا میں سردار شاہ اللہ زہری جو ہمارے اس ایوان کے مجرم ہیں ان کی بیٹی کی وصال ہوئی ہے تو اُس کے لئے مہربانی کر کے دعا کرادیں، ہاں پہلے ان کی الہیہ کی وفات ہوئی اور کل ان کی جوان سال بیٹی teenager ان کی وفات ہوئی ہے تو ان دونوں کے لئے دعا کروائی جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی صحیح مولوی صاحب اُن کے حق میں دعا کریں۔  
(دعائے منفرت کی گئی)

وزیر مکملہ خوراک و بہبود آبادی: ہمارے سابق وزیر اعظم اور سابق وزیر اعلیٰ پنجاب اُن کی والدہ کی انتقال ہوئی ہے تو سیاست سے ہٹ کے، یہ مطلب کہ کن کی والدہ ہاں اسی کا میں کہہ رہا تھا کہ یہ ایک تعزیت ہے سیاست سے ہٹ کے ان کی والدہ کے لئے بھی۔۔۔ (مداخلت)

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** مولوی صاحب آپ دعا پڑھیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** گزشته اجلاس میں میں نے point of order پر یہی مسئلہ اٹھایا تھا گیس کا مسئلہ اور آپ کی مہربانی کہ آپ نے رونگ دیدی اور پھر GM گیس کو یہاں بلا یا آپ کی موجودگی میں ہم نے جو ہمارے کوئی سے تعلق رکھنے والے جو مبران تھے ہم نے ان سے بات کی لیکن گیس کا مسئلہ جوں کا توں ہے آپ پورے کوئی میں چلے جائیں کہیں پر بھی گیس کا پریشر نہیں ہے کوئی کے علاوہ بلوچستان کے دیگر اضلاع میں بھی گیس نہیں ہے یہ سال اسی طرح ہے میں تو کہتا ہوں شاید مستونگ، قلات، زیارت، پشین وہاں پر گیس کی کمی ہو گی لیکن گزشته دنوں میں پارٹی دورے پر نصیر آباد، جعفر آباد، سی اس region میں چلے گئے تھے جہاں پر گیس کی بہت کم پریشر ہوتی ہے صرف کھانا پکانے کے لئے لیکن وہاں بھی بالکل گیس ناپید تھا لوگ کھانا پکا بھی نہیں سکتے تھے تو جناب اسپیکر! یہ ایک ہم مسئلہ ہے صوبائی گورنمنٹ ابھی اس پر کوئی stand لے لیں یہ GM کے اُس استداد سے بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس وقت پورے بلوچستان کے جن اضلاع میں گیس ہے وہاں گیس نہیں ہے سردیوں کا موسم ہے روز کوئی ناکوئی روڈ جناب اسپیکر! اسی کوئی شہر کے درمیان بند ہوتا ہے عورتیں، بچے ہماری ماں میں، بہنیں روڈوں پر لکھتی ہیں اور یہ تماشہ روز ہو رہا ہے۔ حکومت کو تو پتہ نہیں چلتا ایک روڈ بند ہوتا ہے لاکھوں ہزاروں لوگ سفر کرتے ہیں اُس روڈ پر لیکن یہ روڈ اگر اس سردی عورتیں، بچے روڈ پر بیٹھتے ہیں میرے خیال یہ کوئی تماشہ نہیں ہے اور نا یہ جو ہے کہیں پر کوئی اس حالت میں بیٹھ کروہ مجبوری ان کو لے آتی ہے یہ ایک اہم انسانی مسئلہ ہے لوگ چھوٹے چھوٹے بچے suffer کر رہے ہیں نمونیا ہو رہا ہے میرے خیال گزشته دنوں مجھے پتہ چلا کہ ہند میں شاید کوئی بچے کا انتقال ہوا ہے سردی سے تو میں کہتا ہوں کہ حکومت اس پر stand لے لیں وزیر اعلیٰ نہیں ہے اُس کے جتنے بھی وزراء صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں یہ وزیر پانی بھل کو آپ بلا یئے یہاں آپ رونگ دیدیں یہ مسئلہ اگر سردی میں اسی طرح رہا جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں یہ Covid-19 سے زیادہ لوگ سردی سے مریں گے۔ ابھی تک پھر بھی اللہ کی مہربانی ہے اتنی شدت کی سردی نہیں ہے لیکن بہت بڑا مسئلہ ہے گیس کا یہ serious مسئلہ ہے جناب اسپیکر صاحب! اس پر آپ ایسی روشنگ دیدیں کہ بھلے ان کو اسلام آباد اگر یہ اس طرح کی حکومت اس میں ناکام ہو جاتی ہے پھر اپوزیشن ہم اسلام آباد جائیں گے ہم وہاں پارلیمنٹ کے سامنے بیٹھیں گے یہ ایک اہم مسئلہ ہے جناب اسپیکر صاحب!

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! point of order پر اگر مجھے اجازت ہے؟

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر! ملک نصیر صاحب نے جو point of order اٹھایا ہے یقیناً ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور کوئی میں بینے والے سب اچھی طرح جانتے ہیں میری گزارش یہ ہو گی کہ اس سلسلے میں مرکزی وزیر ہے اُس کو فوری طور پر بلایا جائے اور بلوچستان کے جن جن اضلاع میں گیس ہے کوئی نہ یہ اس گیس کی کمی کو پورا کیا جائے اور کھیڑ ان صاحب نے جو فرمایا انہوں نے کہا کہ ہم ان بچوں کے بارے Alert ہیں ہماری حکومت اُس پر کام کر رہی ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں تھے دل سے لیکن ساتھ یہ بھی کہوں گا کہ ان کی بھی کوئی حالت ہم سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! سردار کھیڑ ان صاحب بھی آج کل ہماری طرح استحقاق کا سہارا لے رہے ہیں آسمبلی کا سہارا لے رہے ہیں تو وہ شاید کوئی اور چیز ناکری کر سکیں خدا کرے اُنکی اتنی توفیق ہو جائے کہ اپنا order کر سکیں ابھی تو ہمارے محتاج بن گئے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ ملک صاحب۔ میرے خیال سے ایک باری windup کر دیتے ہیں جو۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر! اجازت ہے آپ کی؟

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** میں آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں ملک صاحب نے جو اٹھایا ہے اس کو فی الحال windup کرتے ہیں پوچکہ وہ اساتذہ میرے خیال بیٹھے ہوئے ہیں بارش بھی ہے تو یہاں سے جو ہے چار ممبرز چلے جائیں اور ان کو یہ بتا دیں کہ منسٹر آگلے اجلاس میں آئیں گے ان کے ساتھ ہم لوگ میٹنگ کر دینگے اور یہ (مدخلت)۔۔۔ آپ لوگوں کو بھی عوام نے بھیجا ہوا ہے خدمت کے لئے نا۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** نہیں جناب اسپیکر صاحب! ہم ان کے ساتھ اکثر جاتے تھے باہر لیکن یہ حکومت کوئی مسئلہ حل کر رہی نہیں رہا ہے یکل پھر آئینے پھر یہ تماسہ ہم کیوں یہ ذمہ اٹھائیں؟ اگر آج یہ اس پر ذمہ داری اٹھائیں کہ آج یہ اٹھ جائیں گے کل ان کا مسئلہ حل ہو جائیگا ہم جا کے تسلی دینے گے یا آپ نے BMC کے لوگوں کو نہیں دیکھا عورتیں بچے میرے خیال ایک ہفتہ، دس دن، پندرہ دن اسی روڈ پر بیٹھے رہے روڈ بند رہا مہینوں پھر بھی خود انہوں روڈ بند کر کے جو ہے اس آسمبلی کے اندر پھر یہ ایک ابھی میرے خیال میں گیس اور بجلی کا مسئلہ ہے اساتذہ کا مسئلہ ہے BDA اور B&R کا مسئلہ ہے کون سا مسئلہ جو ہے حکومت بے روزگاری تو بڑھ رہی ہے کہا یہ جاتا ہے کہ شاید اس وقت بلوچستان کے اندر تیس ہزار سے زائد ایسی پوٹیں ہیں جناب اسپیکر صاحب! جو 16 گریڈ کی پوٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں اربوں روپے کے فنڈ ہم اس بجٹ میں رکھتے ہیں اور یہ end of the year وہ بجٹ ختم ہو جاتا ہے روزگار تو ہم دے نہیں رہے ہیں۔ یا آپ کے سامنے ہے گزشتہ میں نے جو تربت کے

اساتذہ کا واقع اٹھایا تھا کہ تربت میں 114 ایسے اساتذہ مرد اور عورتیں ہیں، بلیدی صاحب جو اُسی علاقے سے تعلق رکھتا ہے اُس نے وہ آکے جواب دیدیا کہ ان کا مسئلہ حل ہو چکا ہے وہ لوگ وہاں اُٹھ کر جناب اپیکر! عورتیں بچے ہمارے پر لیں کلب کے سامنے بیٹھنے پر مجبور ہو گئے پھر انہی مشرشوں نے گاڑیوں میں بیٹھا کے ان کو تسلی دی کہ بھیجا یہ پھر آ جائیں گے اس پر میں کہتا ہوں کہ یہ خود منٹ لیں یہ حل نا ہونے والے مسئلے اس کا ذمہ داری ہم کیوں لے لیں۔

**جناب ڈپٹی اپیکر:** چلیں میں گورنمنٹ کے یہاں سے کوئی وہ سردار صاحب میرے خیال سے بحث مبارحت سے اچھا ہے دو بندے چلے جائیں کارروائی۔۔۔

**وزیر یحکمہ خوارک و بہبود آبادی:** نہیں نہیں بحث کی بات نہیں دیکھیں وہ کسی اور پڑی پر لیجانا چار ہے ہیں جہاں تک ملک صاحب نے گیس کا مسئلہ اٹھایا ہے بالکل ہم بھی اس کے ساتھ ہیں پورے کوئی مسئلہ نہا ہوا ہے اور اس میں حادثات ہو رہے ہیں اچانک رات کو ایک دو بجے گیس full بند ہو جاتی ہے پھر واپس تھوڑی تھوڑی آنا شروع ہو جاتی ہے کوئی ہیٹر لگا کے کوئی چولہا کسی کا ہے وہ اس پر حادثات بھی ہو رہے ہیں ہم ان کی بالکل تائید کرتے ہیں کہ یہ ہماری حد تک اگر ہوتا تو ہم اپنے level پر کرتے چونکہ یہ مرکز کا مسئلہ ہے ہم بالکل ان کے ساتھ ہیں ایک وفد بنائیں ہم ان کے ساتھ جانے کو تیار ہیں آپ ہمارے ساتھ چلیں یہ بہت issue بنا لیں، ہم GM وغیرہ سے بات کرتے ہیں تو شاید آپ کی نظر سے گزر ہو دو تین دن پہلے کہ ایک مرحلے سے پہلے نہیں سیکڑوں کے حساب سے غیر قانونی connection لگائے تو انہوں out dig کیا تو وہ کہتے ہیں کہ جی یہ چوری پھر ہم کیا کریں کہ illegal Connection لگے ہوئے ہیں تو ہم بھی suffer کر رہے ہیں کوئی ہر شہری suffer کر رہا ہے even مستونگ جو ٹھنڈے علاقے ہیں جہاں جہاں مطلب زیارت ہے دوسرے ہیں بالکل ہی عذاب میں ہیں آپ نے پڑھا ہو گا even مری میں دو دن سے گیس نہیں تھی تو اس میں جہاں تک یہ دیکھیں نا جی یہ انہوں نے خود وضاحت کی ہوئی ہے کہ کمیونٹی اسکول عارضی temporary bases پر لگائے جاتے ہیں کٹریکٹ پر لگایا جاتا ہے تو گورنمنٹ bound نہیں ہے کہ کٹریکٹ والوں کو یا عارضی کو چاہے تیر اسال سروں کریں یا وہ پچاس سال کہ ان کو مستقل کر کے ان کے لئے stipends نکالیں گے۔ چونکہ یہ بلوچستان کا مسئلہ ہے ہم ضرور لا نیں گے اور اس پر ہم غور ضرور کریں گے ہماری حکومت لیکن ہم bound نہیں ہیں اس چیز کے کہ کٹریکٹ یا جو stipends پر ہوں ان کو ہم مستقل کریں گے باقی جہاں تک انہوں نے کہا کہ جی پسٹوں کا ہے آپ روزانہ اخبار دیکھیں الحمد للہ ہمارا پبلک سروس کمیشن کے ممبرز بھی کافی پہلے بہت کم تھے وہ بھی آگئے ہیں تو

آپ دیکھیں کہ روزانہ کی بنیاد پر صح نوبے سے لیکر خاص کر پلک سروں کمیشن کی میں بات کرنا چاہتا ہوں appreciate کروں گا کہ چار، پانچ، چھ، سات بجے تک وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں امڑو یو ہور ہے ہیں اور دھڑا دھڑ بھرتیاں ہو رہی ہیں اور اسی طریقے سے مختلف محکمہ جات میں میرے مکھے میں CTS ہوا پرسوں ان کے جو scale tests ہیں اس کے بعد پانچ سو ساڑھے پانچ سو پوست ہم اگلے ہفتے population کے process کر رہے ہیں اخباروں میں اور فوڈ کی کلاس فور کے ہیں انشاء اللہ یہ جیسے announce ہوتا ہے ایک complete process کے تحت ہم جا رہے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ کھیزان صاحب۔

**وزیرِ حکمہ خوارک و بہبود آبادی:** تو اس میں مہربانی کر کے منظر موجود نہیں ہے وہ آکے جواب دیگا ایک ساتھی یہ بھی منتخب ہو کے آئے ہیں یہ بھی اتنا ہی ان کی ذمہ داری بنتی ہے جتنی ہماری ہے ایک اس طرف سے چلا جائے ایک اس طرف سے ان کو بتا دیں کہ جی آپ کا مسئلہ ہم دیکھتے ہیں گورنمنٹ بھی دیکھ رہی ہے لیکن ہم کوئی نہیں کر سکتے جی ہم آپ کو مستقل کر رہے ہیں یا نہیں یہ کوئی commitment ہو گی اس پر غور کیا جائیگا اس پر دیکھا جائیگا اگر کوئی سلسلہ بنتا تھا تو ضرور بے روزگاری ہماری نظر میں ہے یہ بنیادی چیزیں ہماری نظر میں ہیں۔ thank you

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ جی دو ممبر زیہاں سے نامیرے خیال سے کارروائی کی طرف آتے ہیں ویسے بحث مباحثہ۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو جمعہ تک کے لیے defer کیا جاتا ہے تب تک کیلئے دو آرائیں یہاں سے چلے جائیں بیٹھ کیا ایک اپوزیشن سے ہوا یک گورنمنٹ سے۔

**وزیرِ حکمہ زراعت و کوآپریٹوں:** جناب اسپیکر! اسمبلی کی جو بنس ہے اس کو چلائیں پھر 10 منٹ کے بعد جائیں گے ایک دو بندے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ایک ایک چلے جائیں وہاں لوگ بارش میں بیٹھے ہیں۔ آپ لوگ آرام سے chairs پر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

**ملک نصیر احمد شاہو اونی:** جناب اسپیکر! سارے اتنے مصروف بھی نہیں ہیں بیٹھے ہوئے ہیں آپس میں گھپلے لگا رہے ہیں وہ بھی انسان ہیں اگر ان کو کچھ دنے نہیں سکتے تو ہمدردی تو کریں وہ چلے جائیں۔ ان کے پاس یہ تو ایسی بات ہے 10 منٹ بیٹھ جائیں 20 منٹ بیٹھ جائیں آپ جائیں 10 منٹ اُدھر بارش پر بیٹھ جائیں زمرک خان دیکھیں گے کہ ہم کس طرح بیٹھیں گے۔

وزیر ملکہ خوراک و بہبود آبادی: آپ چلے جائیں۔

ملک نصیر احمد شاہواني: نہیں میں جاؤں گا جناب اسپیکر صاحب! ان میں سے کوئی اٹھنہیں رہا ہے اتنی بے حصی کا عالم ہے کہ دنے نہیں سکتے کچھ تو اظہار بھروسی تو کر سکتے ہیں کسی سے۔۔۔ (داخلت)۔۔۔ کسی کی آنسو۔

(بہت سے معزز ازار اکین اسیبلی ایک ساتھ بولتے رہے)

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں جب تک ایک باری مسئلہ حل ہو جائے اُس کے بعد پھر آپ بات کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: دو وزراء کو بھیج دیں آپ۔

وزیر ملکہ زراعت و کوآپریٹو: اگر اجازت ہو میں 10 منٹ کے بعد۔ یہ یکھیں یہ مسئلہ جو ہیں۔ یہ جو مسئلہ ہے یہ آج کا نہیں ہے کہ اس گورنمنٹ کا ہے یہ بہت پہلے کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں ابھی یہاں چیسر یہاں سے ایک رونگ دی ہے اس پر بحث و مباحثہ نہیں ہونی چاہیے آپ لوگ بحث و مباحثہ کر رہے ہیں۔۔۔ (داخلت)

وزیر ملکہ زراعت و کوآپریٹو: آپ اس طرف آ جائیں ہم آپ کو دعوت دینے ہیں آپ آ جائیں گے welcome کہتے ہیں آپ کو۔ آپ آ جائیں۔ آپ ہماری طرف آ جائیں ابھی آپ کو بھیج دیتے ہیں۔ اختیارات دے دیتے ہیں آپ کو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ لوگوں کی طرف سے کون جا رہا ہے؟

وزیر ملکہ زراعت و کوآپریٹو: ٹھیک ہے اسپیکر صاحب! آپ دوندوں کا نام خود لے لیں وہ جائیں گے آپ اس طرح حکم دیدیں۔ میر زادر کی آپ یہاں سے اٹھ جائیں۔ مبین خلجی آپ اٹھ جائیں وہاں سے۔

نہیں اس میں کوئی اگر مگر نہیں ہو گا۔

جناب محمد نبین خان خلجی: جناب اسپیکر! اگر میں جاؤں گا تو ان سے کوئی بات کروں گا اگر وہ کل نہیں ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں ان کو صرف یہ بتا دیں۔

جناب محمد نبین خان خلجی: میں آپ سے مغدرت خواہ ہوں آپ کی ہربات سر آنکھوں پر۔ میں ادھر جا کر میں کیا بات کروں گا مجھے خود پہنچنے نہیں کہ میں جا کر ان سے وہاں کیا بات کروں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اُن کو یہ بتا دیں کہ جمعہ تک آپ لوگوں کا defer کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد نبین خان خلجی: اب جمعہ کا بھی بھروسہ نہیں ہے نال کہ میں اس کو بولوں جمعہ کو آ رہا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں نہیں انشاء اللہ۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** یہ میں آپ سے request کرتا ہوں personally کہ میں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اس میں request نہیں ہے نا۔ بس آپ نے جانا ہے چیرنے رو نگ دے دی ہے اس میں request کی اب گنجائش نہیں رہی۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** سردار صاحب میں ادھر کیا بات کروں ان کو کیا بولوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بس دو بندے جائیں۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** ابھی وہ بارش میں بیٹھے ہیں وہ مجھ سے سوالات کریں گے وہ بیچارے اتنے دور سے آئے ہیں ابھی میں ان کو کیا تسلیاں دوں جناب اسپیکر آپ مجھے بتائیں۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔ نہیں بات پچانے کی نہیں ہیں سردار صاحب بات یہ ہے کہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بس ان کو بتا دیں کہ منظر نہیں ہیں۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** خدا کے لیے ہم حق بولیں گے کہ وہ بچے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں وہ کچھ پوچھیں گے میں کیا بات کروں اس کے اوپر۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آرڈر ہے بس آپ جائیں مہربانی کر کے اور تو کوئی نہیں جائے گا؟

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** قادر علی نائل صاحب کو بھجوادیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں نہیں آپ جائیں۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** نہیں پارٹی کا ہے جا کر میں ان کو کیا جواب دوں گا میں کیا بولوں ان کو۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اب چوکیشن منٹری بھی آپ لوگوں نے رکھی ہوئی ہے تو اتنی بات نہیں کر سکتے ہو وہاں۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** نہیں اب چوکیشن منٹری، مجھے سردار صاحب نے تو اختیار نہیں دیا ہے کہ میں ادھر جا کر بات کروں۔ وہ ہمارے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر ہیں جناب اسپیکر صاحب! میں آپ سے request کرتا ہوں کہ

ڈپٹی پارلیمانی لیڈر ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں اگر آپ ان کو بھج دیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں آپ چلے جائیں بنین خان خلجمی۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** میں ادھر کیا بات کروں جناب اسپیکر صاحب!

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بس آپ خاموش ہو جائیں میر صاحب بات کریں گے۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** نہیں جناب اسپیکر! وہاں بچے بیٹھے ہیں وہ سوالات کریں گے میں کیا جواب دوں گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** سیاست دان بندے ہوں آپ اتنا نہیں کر سکتے کیسے MPA بنے ہیں۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** نہیں جناب اسپیکر صاحب! آپ مجھے بتائیں کہ میں ان کو کیا جواب دے دوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ کیسے MPA بنے ہیں بچاں میچ پر زکوآپ نہیں تا سکتے۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** نہیں میں کیسے ان کو کیا جواب دوں کہ میں کیا کر رہا ہوں میں جانے کو بالکل تیار ہوں۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ اگر میں وہاں جا رہا ہوں اگر کوئی بات ہوگی وہ بچے مانیں گے اور نہیں ہوا تو پھر اس میں اسپیکر اور پھر یہ اسمبلی ذمہ دار ہوگی ایسا نہیں کہ پھر ایسے نہیں ہو گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اسپیکر سے آج تک کسی نے ذمہ داری نہیں لی۔ جو آپ لے رہے ہو۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** تو اسپیکر صاحب! آپ بحث رہے ہیں نا وہ تو بھی معمول میچ ہیں ہیں اُدھر بیٹھے ہوئے ہیں اُدھر ان کی بھی تکلیف ہے نا۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب اسپیکر! دو دو کر دیں اگر میں کو اکیلا ڈرگلتا ہے تو اس کے ساتھ ایک اور دیں حکومت کا بندہ یہ نہیں لکھے گا ایک بندہ۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** ملک صاحب بات یہ ہے کہ ان بیچاروں کو میں کیا تھے اور جھوٹ بولوں بات یہ ہے کہ جو حقیقت ہے منظر ہے وہ بات کرے گا۔ آپ بتائیں کہ ابھی میں ان سے کیا بات کروں یا ر۔ میں ان کی بنیاد پر کیا بات کروں کل سردار صاحب بولیں آپ نے کیوں بات کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ان کو تسلی دیدیں کہ جمعہ تک ہم لوگ جو ہیں منظر صاحب سے بات کرتے ہیں۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** بس میں یہی کہتا ہوں کہ اسپیکر صاحب! نے کہا ہے کہ جمعہ تک آپ ٹائم دیدیں میں یہ جا کر پیغام آپ کا دے دوں گا۔ اس کے علاوہ میں اور کوئی بات نہیں کر سکتا۔۔۔ (مداخلت)

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی اصغر خان ترین صاحب۔

**جناب اصغر علی ترین:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب! 13 نومبر کو وزیر اعظم پاکستان نے تربت کا دورہ کیا انہوں نے دورے کے موقع پر کچھ جملے ادا کیے ہیں ان میں سے ایک اہم جملہ یہ ہے کہ بلوچستان جو پیچھے رہ گیا ہے، بلوچستان جو ابھی پسمندگی کا شکار ہے، بلوچستان جو ترقی نہیں کر سکا اس کی وجہ یہ ہے کہ آج سے 20 25 سال پہلے جو یہاں کی حکومت تھی وزیر اعلیٰ صاحبان تھے ان کی وجہ سے ہوا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اُس وقت اُس موقع پر تمام حکومتی ارکان وزراء بھی موجود تھے تو اگر آپ ایک تاریخ دیکھیں آج سے 20 یا 25 سال پہلے ہماری جو آج موجودہ جو BAP پارٹی کے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اذان ہے اذان ہے۔۔۔ (اذان مغرب)۔۔۔ جزاک اللہ۔

**جناب اصغر علی ترین:** اجازت ہے؟

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر! 13 نومبر کو وزیر اعظم پاکستان نے تربت کا دورہ کیا ہے اُس موقع پر بلوچستان کے تمام صوبائی وزراء بھی موجود تھے صوبائی حکومت بھی موجود تھی تو اُس دورے کے دوران وہ کچھ جملے ادا کیے۔ اُن میں سے کچھ جملوں کا میں آپ سے تمذکرہ کروں گا کہ بلوچستان آج جو پسمندگی کا شکار ہے بلوچستان جو آج پیچھے رہ گیا ہے بلوچستان جو آج ترقی نہیں کر سکا بلوچستان جو ہر شبے میں چاہے وہ صحت ہے تعلیم ہے امن و امان ہے ہر حوالے سے جو پیچھے رہ گیا ہے اُس کی وجہ آج سے 20 یا 25 سال پہلے کی جو حکومت تھی یا وزیر اعلیٰ تھے وزراء تھے ان کی وجہ سے ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! بڑی حرمت کی بات ہے پتہ نہیں وزیر اعظم صاحب کوتار نخ کا نہیں معلوم کہ آج جو موجودہ باپ پارٹی کی حکومت ہے جام کمال صاحب اُن کے والد محترم صاحب آج سے 20 سال پہلے اسی صوبے کے مرحوم جام یوسف صاحب۔

**وزیر ملکہ خوراک و بہبود آبادی:** جناب اسپیکر! میری ایک تحریک استحقاق ہے تو میں نماز پڑھ لوں ان کی تقریر ہے لمبی کریں گے یا shortcut ۔

**جناب اصغر علی ترین:** لمبی میں کروں گا۔

**وزیر ملکہ خوراک و بہبود آبادی:** ان کی تقریر لمبی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں لمبی تو point of order ہے۔ آپ منخر بات کریں۔

**جناب اصغر علی ترین:** منخر کروں گا جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بس ایک منٹ بات کر لیں۔

**جناب اصغر علی ترین:** نماز پڑھنی ہے پڑھ لیں۔

**وزیر ملکہ خوراک و بہبود آبادی:** مغرب کی نماز short time ہوتا ہے۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب! آج سے 20 سال پہلے۔

**وزیر ملکہ خوراک و بہبود آبادی:** یا تو یہ بنس نکالیں پھر یہ تقریر کرتے رہیں۔

**جناب اصغر علی ترین:** مرحوم جام یوسف صاحب اسی صوبے کے وزیر اعلیٰ رہے ہیں جان جمالی صاحب ہمارے سینئر ہیں وہ یہاں وزیر اعلیٰ رہے ہیں اور بہت سارے بزرگان وزیر اعلیٰ رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب!

ان کے بیٹوں کو وزیر اعلیٰ صاحب کے موجودگی میں ان کے والد صاحب کے بارے میں یا ہمارے بزرگوں کے بارے میں ایسی بات کرنا کہ پیچھے رہ گیا ہے تو ڈھانی سال میں آپ نے کون ہی کارکردگی دکھائی ہے؟ اس جملے کو ادا کرنا اس سے اپنے آپ کو جان خلاصی کرنا اور وہ لوگ جو اس صوبے کے لیے خدمات دے چکے ہیں جان جمالی صاحب بھی رہے ہیں جام یوسف صاحب بھی رہے ہیں ان کے بارے میں ایسے جملے ادا کرنا اور پھر اس پر وزراء کا خاموش رہنا یا انتہائی افسوس ناک ہے دوسرے احباب اپسیکر صاحب!

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** یہ point of order تو نہیں ہو گیا یہ تو speech ہو گئی میرے خیال میں۔

**جناب اصغر علی ترین:** تھوڑا سا میں point رکھوں۔

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** پر آپ ایک اہم issue کو اٹھا سکتے ہیں۔ یہ point of order بتا نہیں ہے۔

**جناب اصغر علی ترین:** یہ point of order پر دو گھنٹے بات کرتے ہیں، ہم کچھ نہیں بولتے جب ہم بولتے ہیں آپ پھر کہتے ہیں۔ جناب اپسیکر صاحب!

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** یہ point of order بتا نہیں ہے۔

**جناب اصغر علی ترین:** ایک point پر آرہا ہوں جناب اپسیکر صاحب! جنوبی بلوچستان کی اضلاع کے لیے 600 ارب پیکچر کا اعلان کیا گیا بڑی خوشی کی بات ہے وہاں جو تربت، تفتان گوا دریا کیچ ہے اربوں روپے کا اعلان کیا گیا ہم بہت خوش ہیں لیکن جناب اپسیکر صاحب! باقی جو پشتون بیلٹ ہے جو اضلاع ہیں یہاں قلعہ عبداللہ زروب پشین چمن کو ہوا اور بارکھان ہیں یعنی اس بیلٹ کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ بلوچستان کا حصہ نہیں ہیں؟ کیا یہ لوگ بلوچستان میں نہیں رہتے ہیں؟ کیا ان کا وفاقی حکومت پر کوئی حق نہیں ہے؟ ایک تو PSDP پر ہمیں بالکل جو ہیں ناں جناب اپسیکر صاحب! ہمیں وضاحت دی جائے۔ وہ کیچ کا ضلع ہے جس کے لیے 6 ارب روپے کے PSDP دیئے گئے ہیں اس کے برعکس ضلع پشین کے لیے ایک ارب دیا گیا ہے وہ اپنی جگہ، لیکن ابھی وفاقی حکومت آتی ہے یہاں اربوں روپے کا اعلان کرتی ہے وہ بھی ایک مخصوص علاقے کیلئے اور پشتون بیلٹ کو مکمل طور پر انداز کیا جاتا ہے جناب اپسیکر صاحب! یہ پورا بلوچستان ہے تمام اضلاع میں ان کو دیکھنا چاہیے ان کے لیے پیکچ دینا چاہیے۔ جناب اپسیکر! اس کی میں ایک مثال آپ کو دوں وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بزدار صاحب آج سے 7-6 میئن پہلے پشین آئے ہم نے ان کا استقبال کیا عوامی لوگوں نے کیا وہاں کے رہنے والوں نے کیا، وہاں کھانا کھلایا، لیکن وہاں انہوں نے اعلانات تفتان کیلئے کیے وہاں تربت کیلئے کیے اور کیچ

کے لیے کی ہیں مطلب جس ضلع میں آئے جس نے ان کو welcome کیا جن بزرگوں نے ان کو خوش آمدید کہا اس ضلع کیلئے کچھ بھی نہیں کیا یہ حکومتی پالیسی ہے؟ کیا یہ حکومت نے dictate کیا ہے سی ایم پنجاب ہو کر کہ آپ اس طرح کریں؟ جناب اسپیکر صاحب! اب ہم کس سے گلہ کریں بھلی ہمارے پاس نہیں ہے گیس ہمارے پاس نہیں ہے یقین کریں جناب اسپیکر صاحب! ان دونوں میں ہم گیس استعمال کرتے ہیں اپنی زندگیوں کو بچانے کیلئے جناب اسپیکر صاحب! ابھی پشین تو آپ چھوڑیں اور ضلع تو آپ چھوڑیں ضلع کوئٹہ احتجاج پر ہے کہ گیس نہیں ہے بچھلے سال تو ہم یہ رور ہے تھے کہ وفاقی حکومت سے بات کی جائے جب گرمیاں آتی ہیں بھلی غائب جب سردی آتی ہے تو گیس غائب۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ کس طرح کامل چل رہا ہے ہم تو بڑے ہیران و پریشان ہیں یہ کس طرح کامل ہے؟ یقین کریں جناب اسپیکر صاحب! ہمارا پورا ضلع پشین کا شہر جو ضلع میں گیس نہیں ہے یعنی 24 گھنٹے میں دو گھنٹے بھی بھلی گیس نہیں ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ اصغرخان۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب بھلی کا عمل ہے کہ 30 منٹ میں 30 دفعہ بھلی trip ہوتی ہے تو جناب اسپیکر! صوبائی حکومت کیا سورتی ہے؟ کتنی خاموش ہے بھائی وفاقی حکومت سے آپ بات کریں آپ ان کو سمجھائیں کہ ہم کس کے پاس اور کس کے در پر جائیں یہ مجبور کرتے ہیں کہ ہم سڑکوں پر آ جائیں اگر وہ کرتے ہیں تو وہ بھی ہم راضی ہیں ہم آ جائیں گے سی ایم ہاؤس کے سامنے بیٹھ جائیں گے عوام کو لے کر ہم دھرنا دیں گے۔ پھر آپ آئیں گے جی نہیں اس طرح نہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم حالات خراب کرنا نہیں چاہتے ہیں ہمیں گیس چاہیے صوبائی حکومت ہمیں دیگی۔ وفاقی حکومت سے بات کریں ہمیں بھلی چاہیے ہمارے ضلع کیلئے ہمارے کوئٹہ شہر کیلئے قاعدہ عبداللہ کیلئے پشین کے لیے ہمیں گیس چاہیے ادھر کھڑے ہو کر بات کریں گے اس میں سب ٹھیک ہے یہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے وفاقی حکومت سے کون بات کرے گا؟ وفاقی وزیر سے کون بات کرے گا وفاقی سیکرٹری سے کون بات کرے گا؟ وزیر اعظم تربت کے دورے پر آئے تھے کیا یہ بات اُن کے سامنے رکھی کہ اس میں دیکھیں جناب اسپیکر صاحب! وہاں میرے خیال سے تربت کے لیے گیس کا اعلان کیا گیا ہے، یہاں کوئٹہ میں گیس نہیں ہے اور وہاں گیس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ جناب اسپیکر! پتہ نہیں کس طرح یہاں لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھوٹکنے کے برابر ہے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں صوبائی حکومت سے کہ اس طرح کا جو روایہ چل رہا ہے ایک تو بلوچستان کو وہ دو حصوں میں تقسیم نہ کیا جائے یہاں پر بننے والے چاہے پشتون بیلٹ کے ہوں چاہے بلوج بیلٹ کے ہوں سب آپس میں بھائی ہیں اور ان کو ایک ہی نظر سے دیکھا جائے یہ نہ

ہو کہ وہاں ترقیاتی پیکنیج کا ار بول روپے کا اعلان ہوا اور یہاں نہ ہوا اور دوسرا جناب اسپیکر صاحب! گیس اور بجلی کا مسئلہ ہر سال ہم اٹھاتے ہیں یہ گری جون آتی ہے ہم کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہیں بجلی نہیں ہے اور ابھی سردیاں آگئی ہیں، ہم کہتے ہیں کہ گیس نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! صوبائی حکومت سے ہم اپیل کرتے ہیں اور ہم یہ اسمبلی کے فلور پر کہہ رہے ہیں کہ ہمیں احتجاج کے لیے مجبور نہ کیا جائے اگر ہم نے احتجاج کیا پھر یہ نہیں کہنا کہ بھائی ہمیں یا loss ہو گیا یا ہو گیا وہ ہو گیا پھر یہاں مذاکرات نہیں چلے گا جب تک گیس آئیگی تب مذاکرات ہو گا۔ خدا کی قسم جناب اسپیکر! لوگ سردی سے مر رہے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ اصغر خان ترین صاحب۔

**جناب اصغر علی ترین:** لوگ سردی سے مر رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب! کب تک یہ چلتا رہے گا؟ ابھی یہ جواب ہمیں مل جائیگا مگر جواب پر عملدرآمد کوئی نہیں ہوگا جناب اسپیکر صاحب! صوبائی حکومت سے request کی جاتی ہے کہ خداراء ہمیں گیس دی جائے۔ یعنی روڈ تو ہمیں ملا تعلیم سے ہم محروم رہ گئے کوئی یونیورسٹی یہاں نہیں بنائی گئی کوئی چیز بھی ہمیں یہ روزگاری تو آپ لوگوں نے اُس سے زیادہ ہماری وہ کیا ہے فنڈ تو آپ لوگ بھی دے رہے ہیں ہر حلقتے میں مداخلت ہو رہی ہے ہر حلقتے میں جو منتخب نمائندہ ہے اُس کی اگر اپوزیشن سے تعلق ہے اس کی کوئی عزت نہیں ہے جو ہارا ہوا ہے جس نے 1500-1000 ووٹ لیا ہے اس کے نام پر کرڑوں روپے کی اسکیمیں چل رہی ہیں یہ سارا کچھ آپ نے کیا ہے کم از کم بجلی اور گیس کی بنیادی سہولت سے عوام کو محروم نہ کیا جائے اور تھوڑے ہوش کے ناخن لیے جائیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ اصغر خان ترین صاحب۔

**جناب اصغر علی ترین:** بالخصوص کوئٹہ اور پشاور کے لیے بجلی اور گیس کا مسئلہ بنیادی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! 12 گھنٹے کی بینگ چلتی ہے 15 گھنٹے چلتی ہے کیا کرتے ہو تم لوگ؟ ہمیں تو کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے کہ کیا ہے اُس میں؟ کوئی بنیادی۔ یعنی جو بنیادی مسائل ہیں وہ حل نہیں ہو سکیں کیا 18 گھنٹے کی بینگ میٹنگ ہوتی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** کارروائی کی طرف آتے ہیں آپ کی تقریر بہت بھی ہو گی میرے خیال سے پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب! گزارش کی جاتی ہے ان سے کہ یہ ہمارے مسئلے بجلی اور بالخصوص گیس کا مسئلہ حل کیا جائے۔

**وزیر ملکہ زراعت و کوآپریٹو:** دو منٹ میں اجازت چاہتا ہوں جناب اسپیکر! دو منٹ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: بڑا ہم پالیسی matter چھپرا گیا اگر آپ بعد میں جواب دیدیں تو بہتر ہو گا۔

وزیر مکملہ وزارت کوآپریٹو: ساری چیزیں وزیر اعظم پر۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں جی میر یونس عزیز زہری صاحب آپ بولیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میں پہلے سے کھڑا تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ آپ سے پہلے کھڑے ہوئے ہیں۔ جی یونس صاحب۔

میر یونس عزیز زہری: جناب اسپیکر! میں خود حیران ہوں اپنے دوست اصغر خان ترین صاحب پر کہ وہ کس

سے مانگ رہا ہے؟ کہ جس نے چھ سوارب تربت کو دیئے۔ ظہور بلیدی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ زمرک اچنٹی

صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُس بندے سے مانگ رہا ہے جس نے کہا تھا کہ میں ایک کروڑ نو کریاں دے دوں گا۔

چچاں لا کھر بنا دوں گا۔ چھ سوارب یہاں دے دوں گا۔ آپ کو یاد ہو کہ نہ یاد ایک سال پہلے یہاں کچلاک ٹوڑوب

روڈ کا افتتاح کر کے گیا۔ وہاں ایک اینٹ بھی ابھی تک کسی نے نہیں رکھا ہے۔ تو یہ بھی ہوا میں اُڑا دینے والی

باتیں ہیں۔ اس پر اصغر بھی پریشان نہ ہو جائے۔ ہم بھی پریشان نہیں ہو جائیں۔ اُس بندے سے ہم مانگنے

کا یا اُس بندے سے یہ تصور کرنے کا کہ وہ چھ سوارب تربت کو دے دیگا۔ ہم پیچھے رہ گئے خضدار والے یا ٹوڑوب

والے یا پشین والے۔ میرے خیال میں وہاں چھ سوارب نہیں چھارب روپے اگر دے دیا گیا آپ مجھے بتائیں۔

یہ سب یعنی باتیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ یونس زہری صاحب۔

میر یونس عزیز زہری: کیونکہ پہلے U-turn بہت زیادہ ہو گئے۔ یہ بھی انہی میں سے ایک ہو گا۔ بالکل اس

پر پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی نصراللہ زیرے صاحب آپ مختصر بات کریں point of order پر۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! جب سے یہ موجود حکومت آئی ہے۔ جس طرح میرے دوستوں

نے کہا کہ یہ ان کے بیانیہ کو آپ دیکھ لیں یوٹرن پر یوٹرن لے رہی ہے۔ اور ایسی صورتحال پیدا کی جا رہی ہے کہ ہم

تو سمجھنے سے قاصر ہیں جناب اسپیکر! اس حکومت نے جو تباہی لائی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ ایک کروڑ نو کریوں

کا دعویٰ کیا گیا۔ لاکھوں لوگوں کو بے روزگار کیا گیا۔ چچاں لا کھر گھروں کا وعدہ کیا گیا۔ اور لاکھوں، ہزاروں لوگوں

کو بے گھر کر دیا۔ مہنگائی وہ تو پنی جگہ۔ ابھی جو صورتحال ہے وہ کبھی تربت جاتا ہے۔ وہاں اعلانات ہوتے ہیں۔

بیقیناً اس سے جس طرح اصغر بھائی نے کہا تاثر تو پیدا ہو رہا ہے۔ یہ تاثر کیا ہمیں یہ دے رہا ہے کہ ہم یہاں کے پشتوں وہ بالکل ہمیں جو ہے نا ایک طرف رکھا جا رہا ہے۔ یہاں کوئی ڈولپمنٹ نہیں ہو گا۔ یہاں کوئی ترقی نہیں ہو گی۔ یہاں کوئی پراجیکٹ نہیں ہو گا۔ آپ بتائیں کہ ان ڈھائی سالوں میں کیا ہوا ہے؟ کوئی پراجیکٹ آپ مجھے بتائیں کہ یہ حکومت نے اس پراجیکٹ کو start کیا ہے۔ کوئی بڑا پروجیکٹ۔ کوئی ایک سے پاس ہوا ہو؟ دوسرے جو constitution ادارے ہیں ان سے پاس ہوا ہو۔ تو یہ کیا طریقہ ہے جناب اسپیکر!

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: آپ کی توجہ ایک اور جانب دلاتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! دیکھو یہاں ہماری صوبائی حکومت ہے۔ اوسٹہ محمد سے لوگ پیدل چل کر آئے۔ آج انکا سولہ، سترہ وال دن ہے۔ اوسٹہ محمد اور گندراواہ کے لوگ وہاں پانی مانگ رہے ہیں۔ سیورن نظام مانگ رہے ہیں۔ اور مصیبت یہ ہے کہ اس علاقے کے لوگ جو جعفر آباد، نصیر آباد ہے۔ یہ انگریز کے ساتھ بھی حکومت میں شامل تھے۔ پاکستان بنا جناح صاحب سے لے کر آج تک ہر حکومت میں یہ رہے۔ اور خدا نخواستہ اگر کوئی invasion کل اگر ہوئی یہ وہاں بھی سلامی کر کے لائیں میں کھڑے ہوں گے کہ ہم تابع دار ہیں۔ لیکن ان لوگوں نے، آپ اٹھا کر دیکھیں انہوں نے اربوں روپے لیتے ہیں۔ لیکن اپنے عوام کو کچھ بھی نہیں دیا۔ وہ بیچارے اس سردی میں بیٹھے ہیں۔ جس طرح کوہلو میں واقع ہوا۔ ان بچوں کا آج بھی، کل بھی وہاں آل پارٹیز نے کوہلو میں احتجاج کیا ہے وہاں بچے زخمی پڑے ہیں۔ وہ چار ہے ہیں کہ ان کا علاج آغا خان میں ہو جائے۔ وہ چار ہے ہیں کہ ان کو حکومت کم از کم کچھ تو compensation کریں۔ لیکن حکومت جو ہے اس سے مس نہیں ہو رہی ہے۔ اسی طرح جناب اسپیکر! کوئی میں گیس کا مسئلہ ہے۔ خُدارا یہ حکومت بیٹھی ہوئی ہے۔ وزراء ہیں آپ لوگ۔ آپ لوگ تھوڑا ہیں لے رہے ہیں۔ آپ نے جنڈے لگائے ہیں۔ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے۔ آپ وفاق سے بات کریں۔ یہاں ہمارے بچے مر رہے ہیں۔ آج رات minus سردی ہو گی۔ گیس نہیں ہے کوئی شہر میں۔ حکومت بیٹھی ہوئی ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر۔ ایسا ہے جیسے اکو کچھ پرواہ ہی نہیں ہے۔ آپ لوگوں نے آئین کے تحت آپ کے اختیارات ہیں آپ یکجا ہو جائیں۔ وزیر اعلیٰ کو بولیں وفاق سے بات کرے۔ وفاقی وزیر پانی و بجلی گیس پیٹرولیم کا وزیر یہاں آ جائیں۔ بجلی اور گیس غالب ہے پانی نہیں ہے کیا کیا ہے آپ لوگوں نے؟

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ زیرے صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** خُدارا کوئی کے گیس کے مسئلے کو حل کرائیں۔ آپ رونگ دے دو۔

**جناب اپسکر! جناب اپسکر!** MD کو بلا لیں، وفاقی وزیر سے request کریں اُن کو بلا لیں۔ یہ کیا مسئلہ ہے جناب اپسکر!  
**جناب ڈپٹی اپسکر:** شکریہ۔ جی زمرک خان اچھزی صاحب۔

**جناب محمد نبین خان خلجمی:** وہاں ہم گئے واقعی بہت تیز بارش ہو رہی تھی۔ اور میں نے اُنکو کہا کہ اسمبلی میں آپ کی بات ہوئی ہے۔ اور اپسکر صاحب! نے جمعہ کا time دیا ہے۔ تو منستر آئیں گے پھر آپ کے جو تین چار ممبر ان ہیں اُنکے ساتھ بیٹھ کر وہ بات چیت کریں گے۔ تو فی الحال یہاں بارش ہے تو آپ لوگ دھرناختم کر دیں۔ تو انہوں نے ختم کر دیا آپ کے کہنے پر۔ اور دوسرا یہ ہے جناب اپسکر صاحب! ہمارے پارلیمانی لیڈر مری صاحب ہیں۔ اگر آپ آئندہ بھیجیں تو بڑی مہربانی۔

**جناب ڈپٹی اپسکر:** اس میں پارلیمانی لیڈر کا نہیں ہوتا ہے۔ اس میں پھر جو بھی ہوں۔ جی زمرک صاحب۔  
**وزیر محکمہ زراعت و کواپریٹووز:** اس کو پیش کرتے ہیں اور اس کو حل کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں پہلا جب وزیر اعظم آیا تھا ظہور بلیدی صاحب میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ یعنی کہ بلوچستان کے حوالے سے ہم نے بات کی۔ شاید میرے پارٹی کے اور میرے اختلافات ہیں مرکزی حکومت سے ہم بھی PDM کا حصہ ہیں۔ اُس حوالے سے میں بات نہیں کروں گا۔ as a Minister میں بلوچستان کے وہاں گیا۔ جب میری بات شروع ہو گئی جنوبی اضلاع کی میں نے یہی بات کی۔ نور محمد مژن نے بھی بات کی کہ بلوچستان سارا پسمند ہے بلوچستان میں یہ نہیں کہ ہم تعصباً کی بنیاد پر بات کرتے ہیں میں پشتون ہوں بالکل فخر کرتا ہوں بلوچ بیٹھے ہوئے ہیں وہ اپنے قوم پر فخر کرتے ہیں ہر ایک ہزارہ بیٹھے ہوئے ہیں وہ خود اپنی قوم پر فخر کرتے ہیں۔ اور ہم حقوق کی بات کرتے ہے یہاں تقسیم کی بات کرتے ہیں منصفانہ تقسیم کی بات کرتے ہیں وہ ہر ایک کا حق بتاتا ہے۔ ہم نے وزیر اعظم کے سامنے یہ فارمولہ کھا کہ جب آپ نے جنوبی بلوچستان کو دیا تو ہمارا سارا بلوچستان پسمند ہے۔ اب next phase جو ہے وہ شمالی بلوچستان کو focus کر دیں۔ ان کیلئے بھی پانچ چھ سوارب روپ پیکچ کا اعلان کریں ہم نے یہ نہیں کہا کہ وہ جو چھ سوارب آپ نے دیئے وہ غلط دیئے۔ وہ میں نے کہا صحیح دیا ہے۔ وہ ٹھیک ہے وہ پسمند ہے۔ تربت ہے، گواہ ہے۔ یا جہاں تک جنوبی بلوچستان کا جو دس، گیارہ اضلاع بنتے ہیں۔ ہم نے یہ کہ آپ دوسرا پیکچ شماں بلوچستان کیلئے کریں اور انہوں نے وعدہ بھی کیا بھی وعدہ کرتے ہیں اگر نہیں بھاتے ہیں وہ تو انکا کام ہے۔ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا اور اس میں ظہور بلیدی ہماری حمایت کی اُس نے کہا کہ میں حمایت کرتا ہوں۔ حمایت کیوں نہیں کریگا۔ وہ بھی بلوچستان کا منستر ہے۔ میں بھی بلوچستان سے تعلق

رکھتا ہوں۔ اس بیان پر انہوں نے کہا کہ ہم نے next جو ہمارا ہوگا چاہے وہ دو مہینے میں یا ایک مہینے میں وہاں میں آؤں گا خود آ کرو ہاں یہ جو پیکچ ہے اسکا اعلان کروں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو انہوں نے بات کی کہ کون سامیگا پروجیکٹ؟ میں صرف اپنا ایک بجٹ استعمال کیا جو پہلا بجٹ بند ہوا۔ جو پہلا بجٹ ہمارا تھا۔ 2019ء کا ہوا تھا۔ وہ جو ہے قدوس بنجو صاحب ہمارے چیف منسٹر بن گئے۔ اُس دوران جو PSDP بنی آپ کو پتہ ہے اُس میں صرف واٹر سپلائی کا جو PSDP تھا۔ اُس پر کام ہوا۔ باقی کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ ہم نے جو پچھلا 2019ء کا بجٹ ہے اُس پر ہم نے کام کیا ہے۔ یہ دوسرا ہمارا بجٹ جارہا ہے۔ ہم نے ایک بجٹ میں نصراللہ صاحب کو بتانا چاہوں۔ میں خود اگر آپکو بتاؤں۔ ہم نے یہاں Hospitals بنا کیں۔ ہم نے یہاں Dams بنائے۔ ہم نے یہاں کونے اسکوں، کا لجڑ بنا کیں؟ ابھی اس PSDP میں میں فیڈرل کیلئے آپ کو بتاؤں پشون بیلٹ میں ڈوب سے کوئی تک آپکی موڑوے جو ہے نیشنل ہائی وے بن رہی ہے۔ آپ کا زیارت کار روڈ بن رہا ہے۔ میرے حلقے قلعہ عبداللہ میں BRC بن رہا ہے۔ پنجبور میں بن رہا ہے بارکھاں میں بن رہا ہے۔ آپ کے Hospitals میں بن رہے ہیں۔ by name میں بتاؤ نگا۔ باچا خان Hospital قلعہ عبداللہ میں بن رہا ہے یہ جو Mega Projects ہیں ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں ہمارے تین ڈیزرت قلعہ عبداللہ میں بنے ہیں، ہمارے دو ڈیزرت جو ہیں قلعہ سیف اللہ میں بنے ہیں ہمارے پشین میں بنے ہیں ہمارے روڈ بنے ہیں۔ اب بھلی کے حوالے سے میں آپ کو بتاؤں۔ یہ ہماری جو کارکردگی ہے اسکو تھوڑا سا بتانا چاہتا ہوں۔ کچھ چیزیں ہم نے --- (مداخلت) --- جی؟ پشین میں بھی بنیں ہیں۔ پشین میں کون سی چیزیں بنی ہے؟ دیکھو آپ اس طرح۔ آپ مجھے ایک دفعہ چھوڑ دیں۔ میں آپکو پھر بتاؤ نگا۔ --- (مداخلت) --- آپ کا پشین روڈ ابھی ڈبل ہو گیا۔ کس نے بنایا؟ --- (مسلسل مداخلت) --- یا آپ کے سارے پر جیکش اس طرح بتتے ہیں۔ جناب اپنیکر صاحب!

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اصغر خان ترین صاحب یہ طریقہ نہیں ہے بات کرنے کا۔ جس طرح آپ بات کر رہے ہیں۔ order in the house

**وزیر محکمہ زراعت و کوآپریٹوں:** اصغر آپ بات کرتے ہو مجھے نہیں سنتے ہو میں نے دیے ہیں آپ کو۔ ابھی بیس واٹر سپلائی بن رہی ہیں۔ آپ کا ڈبل روڈ۔ یہ صرف میری recommendation پر ہوئی ہے۔ --- (مداخلت)

**جناب اصغر علی ترین:** آپ کے mega project پر کوئی recommendation کا نام بتا کیں

آپ floor پر کھڑے ہو کے پشین کی بات کرتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کوئی میگا پرو جیکش بجلی سے ہم محروم ہیں گیس سے ہم محروم ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اصغر خان ترین صاحب آپ اس طرح بات نہیں کر سکتے order in the house۔

وزیر حکمہ زراعت و کوآپریٹو: آپ صرف پشین کا کہہ رہے ہیں میں پورے بلوچستان کا بتارہا ہوں۔ اصغر خان صاحب! دو منٹ تو ہمیں سن لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں یہ غلط طریقہ ہے بات کرنے کا۔ اس طرح سے بات کرنہیں سکتے۔ وہ بات complete کر لے۔

جناب اصغر علی ترین: اپنے ضلع کا ہمیں بخوبی علم ہے ہر چیز کا معلوم ہے ایک ایک ایک لگی کا ایک ایک نالی کا مجھے معلوم ہے پشین کا مجھے معلوم ہے کوئی کام نہیں ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں یہ طریقہ ہے بات کرنے کا آپ کا طریقہ غلط ہے۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔

وزیر حکمہ زراعت و کوآپریٹو: جناب اسپیکر صاحب! اس نے اس کی روکارڈ گنگ کرنی ہے پھر پشین میں دکھانا ہے کہ جی میں تو ایسی بات کرتا ہوں۔ اس کا پشین کے ساتھ دلچسپی نہیں ہے

جناب اصغر علی ترین: آپ مجھے بتائیں آپ نے کونسا میگا پرو جیکش دیا ہے؟ آپ انکے اتحادی بنے ہوئے ہیں ANP انکی اتحادی بنی ہوئی ہے آپ نے کونسا project دیا ہے پشین کو؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: order in the house

وزیر حکمہ زراعت و کوآپریٹو: آپ مجھے چھوڑ دیں تو میں بتاؤں آپ کو۔ ایک تو جناب اسپیکر صاحب! میں

آپ کو ایک چیز بتاؤں۔ میں ایک بلوچستان کے نمائندے کی حیثیت سے پورے بلوچستان کی بات کروں گا۔

اگر اس کو پشین کے projects چاہیے تو میں اس کو تفصیل بھی دے دوں گا۔ یہ صرف پشین کیلئے محدود ہے۔

میں تو پوری بلوچستان کی بات کروں گا چاہے اس میں بلوج ہے چاہے اس میں پشتوں ہے، چاہے ہزارہ

چاہیے یہاں پر سرائیکی ہے چاہے پنجابی ہے کوئی بھی جو یہاں پر رہنے والے ہیں میں ان سب کی بات

کروں گا۔ ان کو تھوڑا سا تسلی سے سننا چاہیے کہ ہم آپ کا پچھلے گورنمنٹ کا پرو جیکش شروع ہیں، وہ

نہیں کرسکا تو آپ ان سے کہہ دو میں نے complete کیا اس گورنمنٹ نے

complete کیا، تو اس گورنمنٹ کو جاتا ہے آپ نے تو چھوڑ دیا۔ وہ پچھلی گورنمنٹ سے

پوچھو! کہ کیوں complete نہیں ہوا۔ آپ کے روڈ بن رہے ہیں آپ کے ڈبل روڈ بن گیا پیش ان کا کس نے کیا؟ ہم نے پیسے دیئے ہم نے complete کیا۔ جناب اسپیکر! مختصر آتنا کہوں گا کہ ہم نے وزیرِ اعظم سے ہمارے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں چاہے اس میں بلوج وزیر تھے چاہے پشتوں تھے جس میں ہم نے اور نور محمد دمڑ نے شروع کیا یہ تو ختم ہو گیا۔ باقی بچلی گیس کا مسئلہ ہے ہم نے ابھی بھی food security جو اسپیکر نیشنل اسمبلی نے میٹنگ بلائی اس میں ہم نے گیس کی بات کی اور بچلی کی بات کی ٹھیک ہے بلوچستان کے ساتھ ایک ناجائز یعنی 1952ء میں گیس نگلی ہوئی ہے آج سے نہیں۔ آپ پچھلے پانچ سال سے ہم بیٹھے تھے اُس سے پچھلے پانچ سال میں ہم بیٹھے تھے۔ یہی گیس۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔ آپ ایک منٹ میری بات تو سنیں آپ بات کر رہے تھے ہم نے آپ کو disturb نہیں کیا۔ یہ گیس کا مسئلہ آپ مجھے بتا دیں کیا یہی سال سے چل رہا ہے؟ یہ 30 سال سے چل رہا ہے۔ ہم نے تو رائٹی پر بھی بات کی تھی کہ 1952ء سے جو گیس نکلا ہے نہ کوئی کو اسوقت ملا ہوا تھا اور نہ کوئی کے آس پاس جتنے بھی اضلاع ہیں یا بلوچستان کے باقی اضلاع کو۔ سوئی کے کیا حالات ہیں یہ بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے ممبرز وہاں فیڈرل حکومت کے ساتھ ہمیشہ ہماری ساحل و وسائل پر بات ہوتی ہے۔ ہمیں اُن کو کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے ساحل و وسائل پر اختیار دے دو چاہے وہ ریکورڈ کے، چاہے وہ سمندر ہے چاہے وہ سینڈ ک ہے اس پر ہمارے چیف منستر صاحب نے بھی compromise نہیں کیا ہے۔ ہمارے چیف منستر نے جو ایک کا اجلاس تھا جو فیڈرل PSDP کے اجلاس میں واک آؤٹ کیا۔ میں اور ظہور بلیدی نے یہاں پر لیں کا نفرنس کی اور ہم نے اپنے حق کیلئے بات کی آپ اُن چیزوں کو count نہیں کرتے ہو اور آپ ادھر کہتے ہو کہ آپ کیا کرتے ہو۔ ہم نے تو آپ کو پوری تفصیل دیئے کہ ہم نے آپ کیلئے کیا لایا ہے اور کیا نہیں۔ آپ سمجھتے ہو فیڈرل PSDP میں سب سے زیادہ حصہ جو ہے وہ بلوچستان کا ہے۔ آپ کو بک دکھاؤں آپ یقین کرو گے نہیں کرو گے۔ صوبائی پی ایس ڈی پی میں ہمارے ہمیلتھ کے حوالے سے ہماری ایجوکیشن کے حوالے سے ہمارے جو روڈ کے حوالے سے اس میں آپ کو سارے بریف دے دیں گے۔ آپ کہہ دو ہم آپ کو پروجیکٹ بتا دیئے گے کہ ہم نے جس جس پر کام کیا ہے۔ ہم ہسپتال بتا دیئے گے، ہم آپ کو BRC گرز کا لج بتا دیئے گے کون کوئی چیزیں یہاں نہیں بنی ہیں؟ اگر آپ ایک پی ایس ڈی پی میں

50 سال کے بلوچستان کی تاریخ اٹھا لیں کہ اس ایک جو پچھلے سال کے پی ایس ڈی پی میں اتنا کام ہوا ہے 75% پی ایس ڈی پی یہاں پر خرچ ہوئی تو کس نے کی؟ اس گورنمنٹ کو credit جاتا ہے ابھی آپ کہتے ہو کہ کچھ نہیں ہوا ہے۔ ابھی میں آپ کو کیسے سمجھاؤ۔ اگر آپ نے صرف ریکارڈنگ کیلئے اپنی تقریر کرنی ہے اور پھر share کر کے سو شل میڈیا پر دینی ہے اُس کا تو پھر میں کیا کروں۔ آپ کرتے رہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ انجینئر زمرک صاحب۔۔۔ (مداخلت)

**جناب اصغر علی ترین:** یہاں اصول کی بات کریں۔

**جناب محمد بنین خان خلجمی:** جناب اسپیکر صاحب! دو منٹ میں بات کروں گا صرف دو منٹ کوئٹہ کے حوالے سے جو ان بھائیوں نے بہت اچھا سوال اٹھایا ہے کہ گیس کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اور واقعی گیس پر یہ بہت زیادہ کافی دنوں سے خراب ہے۔ مگر میں آپ کو ایک بات بتانا چاہوں کہ میں پاریمانی سیکرٹری Energy ہوں۔ اور باقی چیزوں میں اگر مجھ سے نہیں پوچھا گیا لیکن جس وقت ایگر یمنٹ ہو رہا تھا سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب بھی اُس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ باقاعدہ فیدرل منسٹر اور باقی جوان کے وزراء جہاںگیر ترین صاحب اور باقی ٹیم جوفیڈرل سے آئی تھی میں نے ان کو کہا کہ سوئی کا ایگر یمنٹ کینسل ہو چکا ہے کہ اُسوقت تک ہم آپ کے ساتھ agree نہیں کرتے ہیں نہیں مانتے ہیں جب تک کوئٹہ کی گیس پائپ لائن نہیں ڈالیں گے۔ تو میں آپ لوگوں کو یہ بات بتانا چاہوں کہ ادھر انہوں نے agree کیا۔ ابھی مارچ اپریل میں کوئٹہ شہر کے اندر سولہ انج پائپ لائن اور آٹھ انج پائپ لائن ڈال رہے ہیں۔ اور اُس میں کچھ پروجیکٹ جو تھے پچھلے سال سریا ب روڈ کے۔ جس میں نصیر احمد شاہواني صاحب جو کہ پاریمانی لیڈر ہے میں اور ہمارے کچھ اور ممبران تھے جنہوں نے باقاعدہ افتتاح کیا اب نصر اللہ زیرے صاحب بھی گئے تھے پائپ لائن کا۔ کچھ improve ہو رہا ہے جو ہمارا اور سب کا یہی مسئلہ ہے کہ گیس پر یہ نہیں ہے اُس پر میں بھی دوستوں کے ساتھ ہوں اگر اس پر کوئی آپ رولنگ دے دیں ایک کمیٹی بنے یا فیدرل کے پاس ہم جائیں تاکہ یہ مسئلہ ہم حل کریں تاکہ کوئٹہ کے شہر کا بہت بڑا مسئلہ حل ہو۔ مگر یہ پائپ لائن کا مسئلہ حل ہو گا اور پائپ لائن ڈالیں گے۔ انشاء اللہ۔

(اس مرحلہ میں جناب قادر علی نائل، چیئرمین نے اجلاس کی صدارت کی)

**جناب چیئرمین:** سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ جی نصراللہ خان زیرے صاحب۔  
**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب چیئرمین! اگر ہو سکتا ہے کہ یہاں سے کوئی delegation جائے۔ کوئی کے MPAs کا، وفاقی وزیر اور ایم ڈی صاحب سے اس کے لئے آپ کچھ کریں ایک رولنگ آج پاس کریں۔ ہم جائینگے مسئلہ نہیں ہے ہم اپنے خرچ پر جائینگے کم از کم یہ کوئی کے گیس کا مسئلہ حل ہو جائے۔

**جناب چیئرمین:** اصل میں گیس کے حوالے سے یہاں GM کو تبلیغاتاً آپ لوگوں سے میٹنگ کی آپ بھی تھے پھر یہ جو بین صاحب نے بتایا پاریمانی سیکرٹری ہے اس حوالے سے پاپ لائیں تو ڈھل رہی ہیں۔ ابھی بھی سریاب روڈ پر کام ہو رہا ہے۔ (مداخلت)۔ آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ بین خان صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ نصراللہ خان صاحب آپ بھی بیٹھ جائیں۔ مجھے بات کرنے دو۔۔۔ (مسلسل بہت سے آرائیں ایک ساتھ بات بولتے رہے)۔۔۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** آپ بتادیں میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔ میں نے کہا کہ آج آپ رولنگ پاس کریں۔ یہاں سے کوئی کے جو MPAs ہیں وہ جائینگے اسلام آباد یہ گیس کا بڑا issue ہے۔ لوگ نکل رہے ہیں آپ کا بھی حلقة متاثر ہے اور میرا حلقة بھی متاثر ہے۔ میں نے کوئی غلط بات کی میں نے تو اس کی حلقة کی بھی بات کی۔ ملک صاحب ہے ہم سب پریشان ہیں لوگ ہمارے گھروں میں آتے ہیں گیس نہیں ہیں۔

**جناب چیئرمین:** گیس کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ اس سے پورا کوئی متاثر ہے میرا اپنا حلقة اس سے متاثر ہے۔ اس حوالے سے جی ایم کو یہاں بلا یا تھا وہ مطمئن نہ کر سکے۔ یہاں منظر بیٹھے ہوئے ہیں میں انھیں کہتا ہوں کہ کل ہی حکومت کی طرف سے لیٹر لکھ دیں جو وفاقی وزیر ہے اور جو MD ہے حکومت کی طرف سے کل ہی لکھ دیں۔ اس میں سی ایم صاحب سے بھی رابطہ کیا جائے۔ جی منظر صاحب۔ رولنگ میں نے پاس کر دی کہ حکومت ایک لیٹر لکھیں۔ MD کو بھی اور وفاقی وزیر جو ہے کہ ایک جنسی بنیاد پر کوئی کے گیس کا ایشوال کر دیں۔

**جناب اصغر علی ترین:** یہ انکی بس کی بات نہیں ہے جناب اسپیکر! آپ ایک کمیٹی بنائیں اور ہم وہاں جائیں آپ رونگ دیں۔

**جناب چیئرمین:** رونگ میں نے پاس کر دی ہے کہ حکومت لیٹر لکھے MD اور متعلقہ وفاقی وزیر کو کہ ایک جنسی بنیاد پر کوئی کسی issue کا حل کر لیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** letter سے کام نہیں چلے گا ہم بہت دور بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہماری آواز ویسے بھی اُدھر نہیں پہنچتا۔ ایک کمیٹی بنادو، ایک وفد بناؤ۔ ہم وہاں جائیں گے اگر یہیں۔۔۔

**جناب چیئرمین:** دو دن کے اندر اگلے اجلاس میں اگر وہاں سے ثابت جواب نہیں آیا۔ اگلے سیشن میں پھر اس پر بات کر لیں گے۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔

**جناب اصغر علی ترین:** آپ کمیٹی تشکیل دیں تاکہ اسلام آباد جائے اُدھروہ بات کرے۔

**جناب چیئرمین:** دیکھیں ایک طریقہ کا رہوتا ہے۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔ آپ حکومت کو منستر صاحب کو سن لیں اسی حوالے سے۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر مکمل خزانہ):** جناب چیئرمین! جس طرح آپ نے کوئی کس کے حوالے سے فرمایا ہے۔ اُس کا ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کریں گے کہ وہ کل خود لیٹر لکھ دیں کیونکہ بڑا urgent issue ہے۔ اور کوئی کسے شہری بڑے پریشان ہیں۔ جو ہمارے کوئی کسے نمائندگان ہیں ان کی جو بات ہے وہ بالکل جائز ہے اپنی جگہ پر اور لوگوں کی صحیح ترجیمانی کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! جس طرح ہمارے معزز دوستوں نے جنوبی بلوچستان کے پیشکش کے حوالے سے بات کی اور ہمارے دوست جو ہیں وہ میرے چھوٹے بھائی بھی ہیں انہوں نے کچھ sarcastic remarks بھی پاس کی ہیں۔ اُن کے اطلاع کے لئے عرض ہے کہ بلوچستان میں جو بڑے پیانے پر فنڈ رہے ہیں وہ ساتوں این ایف سی ایوارڈ کے بعد آئے ہیں 2009ء میں اور اُس میں جو ہے اُس کے بعد مختلف حکومتیں رہی ہیں اگر ہم یہاں بیٹھ کے ایک دوسرے پرالازم تراثی کرنا یا پچھلے حکومتوں پر جو ہیں نظر چینی کرنا تو اس میں بہت سے لوگ آجائیں گے تقریباً سارے اس میں شامل ہو جائیں گے تو میرے خیال میں اس پر زیادہ بات نہیں کروں گا۔ جناب چیئرمین! بلوچستان تقریباً سارا پسمند ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ

ہمارے ہاں infrastructure کی بھی ضرورت ہے۔ ہمارے ہاں Education Institutions مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے یہاں مزید ہسپتا لوں کی ضرورت ہے اور بلوچستان کا ہر ضلع ہر تعلیم ہر قصبہ جنوب ہو شمال ہو East West ہو ہر جگہ پر ڈولپمنٹ کی ضرورت ہے۔ لیکن جہاں تک بات جنوبی بلوچستان کی ہے۔ میں آپ کو وثوق سے بتاؤں کہ 2010ء insurgency so called شروع ہوئی تو سوائے مختلف شہروں کے جس میں تربت پانچ کلومیٹر radius گوارد ایک limited ہے اُس کے علاوہ باقی جگہوں پر ایک سڑک بھی نہیں بنی ہے۔ نہ کوئی گواہا ہوگا آئے روز Construction Companies پر وہاں حملہ ہوتے تھے ان کی مشینیں دیکھا ہوگا جلائی جاتی تھی اور 15 سال سے اُس area میں کوئی سڑک نہیں بنی ہے۔ ہمارے بلوچستان سارا بلوچستان ہے جس طرح تربت میرا گھر ہے اسی طرح پشین بھی میرا گھر ہے۔ اسی طرح قلعہ عبداللہ بھی میرا گھر ہے پورا بلوچستان میرا گھر ہے۔ ٹھیک ہے لیکن جہاں اگر آپ 20 سال ایک ڈولپمنٹ محدث رہی ہوا گر پرائم منسٹر صاحب آئے اور اُس نے اعلان کیا تو اس کو ہم welcome کرتے ہیں۔ اس پر ہم سیاست نہیں کرتے اور ہم سب کی کوشش ہونی چاہیے کہ بلوچستان کے جتنے بھی اضلاع ہیں ان کے لئے ترقیاتی پیچ لائیں۔ جناب چیئرمین! میں ذریکار ڈکٹی درستگی کے لئے عرض کروں۔ کہ جب یہ حکومت وجود میں آئی اُسوقت ہمیں فیڈرل PSDP میں جو ہم نے اسکیمات ڈالوائی سب سے پہلا اسکیم جو میکا پروجیکٹ ہم نے approved کروایا وہ ثوب کچلاک روڈ کا۔ 65 بلین کا۔ اور اس سال بھی اُس کی دس ارب allocation ہے۔ بدستی سے پچھلے سال جوئی اسکیمات تھیں ان میں بلوچستان کے باقی area، cover نہیں ہوئے لیکن دو یا تین پروجیکٹس اس میں آگئے میں اس کو اسمبلی کی ریکارڈ کے درستگی کیلئے میں بتاتا چلوں۔ کہ اس میں کوئی زیارت devaluation ہے۔ اُمیں چمالنگ روڈ ہے تو وہ reflected ہے بھی منظور ہوئی تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح زمرک نے کہا کہ وہاں ہم سب نے Prime Minister صاحب کو یہ بات گوش گزار کروائی کہ جس طرح آپ نے ایک پیکنچ کا یہاں اعلان کیا ہے، پورے بلوچستان کو ایسی پیکنچ کی ضرورت ہے۔ ہم سب کو پیکنچ کی ضرورت ہے تب جا کر بلوچستان باقی

صوبوں کے برابر آجائے گا۔ تو میں اپنے دوستوں سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم مل کر بلوچستان کی ترقی کی بات کریں۔ اب 9 ڈسٹرکٹس ہیں اُس میں واشک ہے جس کے نمائندے روزانہ یہاں بولتے رہتے ہیں۔ ان کی اسکیمات ہیں، خضدار کی بھی اسکیمات ہیں، لسبیلہ کی بھی اسکیمات ہیں، اور ہم مل کر اس کو execute کر دئیں گے۔ اگر ایک جگہ کی دس پندرہ سال سے ترقی اُس کی منحمد ہو گئی تھی اگر اُس کی ترقی کو دوبارہ فیڈرل گورنمنٹ نے ترقی کی پڑھی پر چڑھادی ہے تو اس کو ہم appreciate کرتے ہیں۔ اس کو welcome کرتے ہیں۔ جہاں تک Prime Minister کا کام نہیں ہے اور تجزیہ نگار اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ تو میری گزارش ہے کہ ہم جو ہیں وہ sarcastic remarks pass کریں کیوں کہ میں بھی یہیں پر ہنا ہے اسی بلوچستان کی خدمت کرنی ہے۔ کوئی ایسی جماعت ہے جو اس اسمبلی کی ممبر نہیں رہتی ہے؟ دس پندرہ سال اعلیٰ رہی ہے، پشتونخواہی عوامی پارٹی بھی یہاں حکومت میں رہی ہے، بی این پی بھی یہاں رہی ہے، ANP، PPP، ٹھیک ہے۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب چیئرمین:** سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**سیکرٹری اسمبلی:** نواب محمد اسلم خان رئیسانی نے علاج کی وجہ سے پیروں ملک جانے کی بنا سے رواں اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار صالح بھوتانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار یار محمد رند صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر سعیم احمد کھوسہ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے

قاصر رہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سکریٹری اسمبلی:** سردار سرفراز چاکرڈو کی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصل رہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سکریٹری اسمبلی:** میر محمد عارف محمد حسni صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصل رہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سکریٹری اسمبلی:** جناب نور محمد دمڑ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصل رہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سکریٹری اسمبلی:** میر عمر خان جمالی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصل رہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سکریٹری اسمبلی:** نو بزادہ طارق مگسی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصل رہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سکریٹری اسمبلی:** جناب مٹھا خان کا کڑ صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصل رہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سکریٹری اسمبلی:** جناب عبدالخالق صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصل رہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سکریٹری اسمبلی:** جناب احمد نواز بلوج صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے

قادر ہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** کمھی شام لال صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**جناب چیئرمین:** سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب صوبائی وزیر کی جانب سے قواعد و انصباد کار بلوچستان --- (مدخلت) --- ایک منٹ!

**جناب اصغر خان ترین:** جناب اسپیکر صاحب! ظہور صاحب نے جو تقریر کی ہے اس کی مخالفت میں نے بالکل نہیں کی ہے۔ اس نے جو پیکچ ڈیا ہے اُس کی مخالفت قطعی نہیں کی ہے، میں نے یہ درخواست کی ہے کہ جو پیکچ آپ نے ایک بیلٹ کو دیا ہے وہ پیکچ پشتون اصلاح کے لیے بھی ہونا چاہیے۔ ہم تربت، خاران، مکران میں ترقی چاہتے ہیں وہاں کے لوگوں کی ترقی چاہتے ہیں ہم نے مخالفت نہیں کی، مگر ہمیں افسوس ہوتا ہے جب وہ پیکچ کا اعلان پشتون اصلاح میں نا ہو۔ جناب اسپیکر صاحب! ابھی انجینئر زمرک صاحب نے کہا کہ وزیر اعظم صاحب نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ پشتون اصلاح کے لیے بھی ایک پیکچ کا اعلان کیا جائے گا، اگر یہ بات وزیر اعظم صاحب on-record کہتے تو شاید ہم یہ سوال ناکرتے۔

**جناب چیئرمین:** صحیح ہے ہم گواہ ہیں وضاحت ہو گئی۔

**میرزادہ علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! فناں منسٹر صاحب نے بالکل کہا ہے، جو ہمارے پرائم منسٹر صاحب نے پیکچ کا اعلان کیا، اُس میں ظہور صاحب کہتے ہیں اُس میں میرا ڈسٹرک واشک بھی شامل ہے، واشک اگر شامل ہے کم از کم عوامی نمائندے کی حیثیت سے مجھ سے بھی پوچھنا چاہیے کہ کون سی جگہ پر ہسپتال کی ضرورت ہے، کونی سی جگہ پر روڈ کی ضرورت ہے، اگر اس لوگوں نے مجھے bypass کیا مجھ سے نہیں پوچھا تو انشاء اللہ میں سی پیک روڈ سے کوئی لانگ مارچ کرنے کیلئے تیار ہوں۔

**جناب چیئرمین:** آپ کو اعتماد میں لیا جائے گا، انشاء اللہ۔ سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب صوبائی وزیر کی جانب سے قواعد و انصباد کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 56 کے تحت تحریک اتحاقاً نمبر 2 کا نوٹس موصول ہوا ہے، سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب آپ اپنی تحریک اتحاقاً نمبر 2 پیش کریں۔

**سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر محکمہ خوارک و بہبود آبادی):** میں قواعد و انصباد کار بلوچستان صوبائی

اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 56 کے تحت ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے گزشتہ دونوں میرے حلقے انتخاب سے تعلق رکھنے والا غریب اور نادار مریض جو اسلام آباد کے شفاء انٹرنیشنل ہسپتال میں زیر علاج تھا اور غریب ہونے کے ناتے اُس کے پاس اتنے وسائل نہیں تھے کہ وہ اپنا علاج کر سکے، کیونکہ اُس نے محکمہ سوشل ولینیسٹر بلوچستان عوامی اندھومنٹ فنڈ کی جانب سے جاری کردہ فارم برائے علاج متعلقہ کمیٹی میں برائے منظوری ارسال کیا۔ واضح رہے کہ فارم پر (Head of Department) gastroenterology کے دستخط ہونا لازمی ہوتے ہیں۔ میں نے بطور ایک عوامی نمائندہ ان کے ہیڈ ڈاکٹر شربت خان مندوخیل کوفون کیا کہ چونکہ مزکورہ مریض شدید بیماری کی بنا سفر کرنے کے قابل نہیں ہے اور وہ اس وقت اسلام آباد میں زیر علاج ہے لہذا آپ مہربانی کر کے مذکورہ فارم پر درکار countersign کر دیں تاکہ اُس کو متعلقہ کمیٹی میں منظوری کے لیے پیش کیا جاسکے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے انکار کر دیا کہ جب تک مریض میرے سامنے نہیں ہو گا میں دستخط نہیں کروں گا۔ میں نے اس بابت بارہا درخواست کی لیکن ڈاکٹر صاحب نے پھر بھی فارم پر دستخط نہیں کیے، جس کی وجہ سے مریض کو شدید بیماری کے باوجود کوئی لایا گیا، جس کی وجہ سے اُن کی حالت مزید خراب ہو گئی۔ اور سرکاری امداد کا منتظر بیچارہ مریض دو دن بعد انتقال کر گیا۔ بحیثیت ایک عوامی نمائندے کے ناصرف میرا بلکہ مذکورہ مریض کے خاندان کا استحقاق مجبوج ہوا ہے، لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک استحقاق کو با ضابطہ قرار دے کر اُسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

**جناب چیئرمین:** تحریک استحقاق نمبر 2 پیش ہوئی، مزید وضاحت کریں گے آپ اس بابت۔

**وزیر حکمہ خوارک و بہود آبادی:** جناب اسپیکر شکر یہ! واقعہ یہ ہے کہ بلوچستان اندھومنٹ فنڈ قائم کیا گیا ہے نادار اور غریب مریضوں کے لیے کہ وہ جو اپنا علاج نا کرو سکیں، ہماری حکومت اُس کو بطور امداد جتنا بھی خرچ آئے اُس میں وہ مہیا کرتی ہے۔ اس مریض سے پہلے، اس کے والد کا نام محمد اشرف ہے، یہ بینک کا ایک ریٹائرڈ ملازم ہے، اس سے پہلے بھی یہی حشر کیا دو مریضوں کا ڈاکٹر شربت صاحب نے، کہ لیت ول سے کام لیتا رہا، وہ بھی اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ جناب اسپیکر صاحب! اس کا کیس آیا کوئی دو تین مہینے اس میں لگ گئے۔ انہوں نے اُس کو بارکھان سے شفت کیا۔ اس کا liver transplant، جگر کی تبدیلی تھی۔ ملتان میں زیر علاج رہا انہوں نے کہا transplant کے علاوہ اس کا گزارہ نہیں ہے۔ اس کو اُس کی جتنی پیش تھی وہ ایک ڈائیکے کا بیٹا تھا، پوتا تھا اُس کا والد ایک ڈاکیا تھا۔ اور یہ نیشنل بینک سے ملازمت سے ریٹائر ہوا تھا۔ اس کو لے گئے اسلام آباد الشفاء میں وہاں admit کیا اس کا کیس ہم کرتے رہے، جو اس کا process ہوتا ہے وہ ہم نے

complete کیا، اس کو gastroenterologist کے پاس جو یہ ڈاکٹر مندو خیل صاحب ہے۔ اس کے پاس لائے اس نے کہا کہ جی میں نہیں کرتا ہوں جب تک مریض میرے سامنے نہیں آتا۔ خیر ہم نے بڑی کوشش کی request کی، ہاتھ باندھے، اسکو میں نے فون کیا تو اسکی request کی کہ ڈاکٹر صاحب میں ہاتھ باندھ کر آپ سے request کرتا ہوں کہ اس کا ایک بھیجا پہلے فوت ہو گیا اب یہ مر رہا ہے۔ کہتا ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے اس کو لاو۔ میں نے کہا وہ شفت ہونے کا قابل نہیں ہے۔ اسی اثناء میں اس کے پیٹ میں پانی پڑ گیا اور پیٹ پھول گیا میرے پاس اس کی تصویریں ہیں جب یہ استحقاق کمیٹی کے پاس جائے گا میں تصویریں سارا record پیش کروں گا۔ جناب اپنے صاحب! اس نے straight away انکار کیا۔ کہتا ہے مرتا ہے تو مرجائے۔ خیر میں نے اُن کو کہا کہ بھائی یہ میرے بس سے بھی باہر ہے 50 لاکھ نامیں دے سکتا ہوں، آپ لوگ جو کرتے ہوں۔ یہ اس جگہ پر پھنس گیا خیر انہوں نے کہا کہ مر تو یہی ہی رہا ہے ہم اس کو لے آتے ہیں۔ اس کو ایم بولینس میں ڈالا اور اسلام آباد سے کوئی شفت کیا۔ کوئی پہنچا جب، اچھا میں آپ کو ٹیلیفون کی تفصیلات آپ کو بتاؤں، میں نے کہا ڈاکٹر صاحب اللہ کا واسطہ ہے ایک مریض مر رہا ہے آپ ایسا کریں آپ کا return ticket میں کروا دیتا ہوں، آپ جائیں ایک نظر دیکھ کر sign کریں تاکہ ہم سوچل ویفیسر ڈیپارٹمنٹ سے اُس کو آگے forward کروائیں۔ اس نے کہا نہیں میں تو نہیں جا سکتا۔ میں نے کہا آپ کا second in command جو کسی کو بھی آپ بھجوادیں۔ کہتا ہے اگر ہر مریض کے لیے ہم ایسے جاتے رہے تو ہمارے کاروبار کا کیا ہو گا۔ finally جی جتنا میں منتیں کر سکتا تھا بحیثیت منستر، بحیثیت ایک قبائلی نمائندے کے، ایک MPA کے، اس نے مجھے ایسے treat کیا جیسے ایک بہت مطلب ہے آپ جس طریقے سے اُس کو نام دیں۔ میں نے اُن کے لواحقین سے کہا کہ میں تو بے بس ہو گیا ہوں انہوں نے اُس مریض کو لایا اس نے دیکھا اس کے بعد اس کے پاس فائل گئی اس نے جس طرح سے دستخط کیے اُس میں نصیب اللہ بیٹھا ہوا ہے انکی قوم کا ہوتا تھا، پہلے مسلم لیگ میں ہوتا تھا، شکور۔ میر PA گیا، کوئی بھی ہمارا حرام ہے اگر کوئی گیا ہو۔ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ اگر میر اکوئی گارڈ، میر اکوئی بیٹا، مساوئے میرے PA کے وہ زہری ہے مہراللہ، اُس کو بھی ہم اس کمیٹی میں لا کیں گے۔ (اس موقع پر قائد اسمبلی کے اسمبلی حوال میں آنے پر آرائیں اسمبلی نے ڈسک بجائے)۔ اس نے جس طریقے سے اُن کے ساتھ behave کیا یہ بتانے سے میں قادر ہوں۔ چونکہ شکور مری جو ہے وہ گیا ہے نیشنل بینک کو ہلو میں وہ خدمات دیتا رہا ہے میر صاحب کو بھی پتہ ہے، تو مریض کو اس کی رہائش پر رکھا انہوں نے اُس کے بعد اس نے دستخط تو کر دیے کیونکہ file complete تھی

پتھے نہیں کیا اس میں پنکھیں نکالیں۔ اور اس کے بعد شکور نے کوئی کیا نہیں کیا بد تیزی، وہ اللہ جانتا ہے، وہ جانتا ہے۔ جی مجھے DIG کا فون آیا، SP کا فون آیا کہ جی آپ کے خلاف FIR، very next day، mishap ہوا ہے sorry مجھے پر پسل سیکرٹری ٹو چیف منٹر کا فون آیا کہ آپ نے کوئی گارڈ بھیجے وہاں، کوئی ہے، نہیں میں نے کہا جی میر گارڈ کیا میرا کوئی مرغی کا پچ بھی ادھر نہیں گیا۔ کہتا ہے وہ insist کر رہے ہیں وہ میں نے کہا جی میر گارڈ کیا میرا کوئی مرغی کا پچ بھی ادھر نہیں گیا۔ کہتا ہے وہ کہتا ہے ہیں میں کو رونا میں پڑا ہوا ہوں کہ اسی سردار کے خلاف FIR کاٹی جائے اور اس کے گن مینوں کے خلاف۔ شش تھوڑے یہ کیا وہ کیا۔ میں نے کہا میں ذمہ داری سے کہتا ہوں، زاہد سلیم کو میں نے کہا کہ اگر میرا کوئی مرغی کا پچ بھی ثابت ہو گیا میں responsible ہوں۔

**جناب چیئرمین:** یہ بھی تحریک اتحاد میں متعلق آپ بات کر رہے ہیں کہ یہ کوئی اور بات ہے؟  
**وزیر محکمہ خوارک و بہبود آبادی:** اُسی پر توبات کر رہا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** یہ تو پہلے ہوا تھا، میں نے کہا بہت تفصیل میں جا رہے ہیں یہ، پھر جب اتحاد کمیٹی میں جب آئے گا تو پھر وہاں پر کریں۔۔۔

**وزیر محکمہ خوارک و بہبود آبادی:** میں تھوڑی سی روشنی ڈالنا چاہ رہا ہوں۔ ایک آدمی مر گیا، اس کا گھر بر باد ہو گیا اور آپ لوگ اس کا مراقب لے رہے ہو۔ میں آپ سب کو اور میڈیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کیا ہو رہا ہے بیہاں جناب اسپیکر صاحب! دوسرے دن مجھے DIG کا فون آیا کہ جی، میں نے کہا کہ بھی میں نے کیا کیا ہے۔ کس چیز کی FIR مجھ پر کاٹ رہے ہیں۔ یہ ہوا کہ YDA ہڑتال پر چلی گئی۔ OPDs بند، چار دن تک مجھ سے بات نہیں ہوتی میرے lungs کام نہیں کر رہے تھے کھانی آرہی تھی۔ finally یہ ہوا کہ SP نے کہا کہ کوئی طریقہ نکالیں، میں نے کہا کہ میں کیا طریقہ نکالوں بھائی۔ میں مجبور ہوں گوں کی زندگی کا سوال تھا، میں نے اپنے بیٹے کو کہا چلے جاؤ، SP کہہ رہا ہے۔ SP کے پاس گئے اور پتھے نہیں کہاں بولان میں لے گئے کہ جی ہماری آپس میں راضی نامہ ہو گیا ہے بس ختم ہڑتال۔ میں نے کہا ہڑتال تو نہیں ہے۔ جناب والا! وہاں سے فالٹکی ہے، میں نے منٹر صاحب اسے بلوج صاحب سے رابطہ کیا وہ tour پر تھے اپنے علاقے سے واپس آئے میں شباباں دیتا ہوں انہوں نے اپنے سیکرٹری کو کہا، میں نے زاہد سلیم کو کہا انہوں نے سیکرٹری سو شل ولیفیر کو کہا اس نے کہا جی ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے، finally شفقاء انٹرنیشنل والوں کو ہم نے اس بات پر راضی کیا کہ ایک letter یا ٹیلی فون چلا جائے اُنکو جمعرات کا کہا تھا اس کا آپریشن ہو جائیگا۔ لیکن میں مبارک باد پیش کرتا سلام ہے انکو کہ وہ فوت ہو گیا۔

**جناب چیئرمین:** اللہ مختفرت فرمائے۔

**وزیر پر محکمہ خوارک و بہبود آبادی:** مختلف بہانے کرتے رہے، کبھی کہتے ہیں کہ نہیں ہے، کبھی وہ نہیں ہے، اب ڈاکٹر شربت کی پوزیشن کیا ہے کی جی میں صوبائی حکومت کے under ہی نہیں آتا ہوں میں بولان یونیورسٹی کا employee ہوں، صوبائی حکومت میرا کیا بگاڑ سکتی ہے، آج پوزیشن یہ ہے، میں گزارش کروں گا کہ ایک منسٹر ایک ذمہ دار منتخب عوامی نمائندہ کے ساتھ یونیورسٹی کا نام لے کے یونیورسٹی platform استعمال کر کے یہ ڈاکٹر شربت صاحب اس حد تک بد تیزی کی ہے میں آپ کو بتا نہیں سکتا جناب اپیکر صاحب! کہ کس کے ساتھ اُس نے نہیں کیا ہے؟ لہذا میں گزارش کروں گا کہ اس کے خلاف انکو اڑی، یہ میری تحریک استحقاق، استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے، میں پھر وہاں پورا ریکارڈ provide کروں گا اور میں گورنر صاحب سے گزارش کروں گا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ ہم تو صوبائی حکومت کے purview میں بھی نہیں آتے، میں گورنر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس کی انکو اڑی کرائی جائے اگر میرا قصور ثابت ہوا، میں ایک ذمہ دار MPA، ایک منسٹر کی حیثیت سے میں یہ عہدہ چھوڑ دوں گا، اگر اسکی لاپرواہی یا کوتاہی سے قیمتی جان ضائع ہوئی ہے تو اسکے خلاف کارروائی کی جائے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں اس purview میں بھی نہیں آتا ہوں صوبائی حکومت کے لہذا ہم صوبائی حکومت کا حصہ ہیں جناب اپیکر! تو ہم اس پر بے بس ہیں۔ مہربانی کر کے یہ استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور میرے ساتھ جو روایہ اور ایک قیمتی جان اُس کا باضابطہ احتساب ہونا چاہیے انکو اڑی ہونی چاہیے اور اس کا سابقہ ریکارڈ بکھیں کہ کس کے ساتھ اُس نے کیا کیا ہے جی Thank you very much.

**جناب چیئرمین:** میرے خیال سے میرا سد بلوچ صاحب اس حوالے سے بات کریں۔

**میرا سد اللہ بلوچ (وزیر پر محکمہ سماجی بہبود وغیرہ کی تعلیم):** Thank you جناب اپیکر صاحب! آپ نے مجھے موقع دیا سردار عبدالرحمٰن صاحب یقینی اُس کا ایک حلقة کا اُس کا رشتہ دار بھی ہو گا اُس کا ووڑ بھی ہو گا بحیثیت انسان یقینی اسکو تکلیف ہوئی ہے۔ جناب اپیکر صاحب! ایک فنڈ ہم نے launch کی تھی بلوجستان گورنمنٹ نے تو اس fund کا مقصد بلوجستان کی پسمندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ غریب نادر patient جن کو لاکھ، دس لاکھ، کروڑ کی گنجائش نہیں تھی اس فنڈ کے حوالے سے سات مہلک بیماریوں کے ہم نے علاج کی ذمہ داری، عوامی endowment fund کے حوالے سے بلوجستان گورنمنٹ نے اپنے کندھے پر لئے، اس میں ہمارا ایک بورڈ ہے اُس میں فیصلہ کریں گے جب ہم نے start یا تھا تین ارب روپے seed money اسکی اس کے بعد پھر ایک ارب روپے کاضافہ ہوا اس میں چار ارب روپے seed money رہی اس کی

اکھی monthly آتے ہیں چار کروڑ جب ہماری میٹنگ ہوتی ہے اُس بورڈ کی میٹنگ میں کبھی 30 کروڑ کبھی 35 کروڑ کے کیس وہاں جمع ہوتے ہیں تو ان کیسون کو نکالے کے لیے ہمیں تین چار مہینے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ سردار صاحب کا کیس اُس بورڈ میں شامل نہیں تھا اُس کے بعد سردار صاحب نے کوشش کی ڈاکٹر کا یہی کہنا ہے کہ میں جب تک مریض کو نہیں دیکھوں گا میں اُس کو کوئی ٹھوکلیٹ کوئی signature نہیں دوں گا جتنا اپنیکر صاحب! ایک تو یہ ڈرتے ہیں یہ ڈاکٹر صاحب، ہماری جو board ہے انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو مریض کو ہم دیکھیں گے تو ہم اُس کی recommendation کریں گے جب تک مریض کو نہیں دیکھیں گے ہم recommendation نہیں کر سکتے، ہمارے سیکرٹری یا میں بحثیت اُس محکمہ کا وزیر میں انکو force نہیں کر سکتا، request کر سکتے ہیں، بات دس ہزار کی نہیں ہے اگر چالیس لاکھ روپے وہ کہتے ہیں ہم ذمہ داری نہیں اٹھائیں گے۔ یہاں اس کے دو پہلو ہیں جب بجٹ بند رہا تھا، اُس وقت ہم نے کہا کہ اس endowment fund میں مزید پیسے ڈالے جائیں تاکہ ان غریبوں کا بہتر طریقہ سے علاج ہو۔ مجھے یاد ہے تو سارے منشی بھی بیٹھے ہوئے تھے اُس میٹنگ میں بجٹ کے میں نے سب سے request کیا چونکہ شاید بلوچستان گورنمنٹ کے پاس پیسے نہیں تھے وہی چار ارب پر گزار کرنا پڑا اس سلسلے میں نہ صرف سردار کا ایک مریض مر چکا ہے ہر دفعہ تین سے چار بندے مر جاتے ہیں liver cancer کے ہمارے کمران کے بھی مر گئے پنجگور کے بھی مر گئے۔ جام صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے لیے قبل احترام ہیں بہت سے کام انہوں نے کئے ہیں اسکو launch کرنے میں اُس کا بہت بڑا کارنامہ ہے اس floor کے حوالے سے اب بھی میں request کرتا ہوں کہ بجائے ہم ڈاکٹر کے پیچھے پڑیں اس فنڈ میں اضافہ کریں تاکہ ہر ضرورت مندرجہ میں جو بلوچستان کے کسی بھی کو نے میں ہوں وہ بے چارہ مایوس ہو کے نہ جائے۔ Thank you

جناب چیئرمین: شکریہ میر اسد بلوچ صاحب۔

وزیر محکمہ خوارک و بہود آبادی: اس میں اس بات کا اضافہ کروں گا کہ جیسے منشی صاحب نے فرمایا ہے کہ میں کے بعد یادو مہینے کے بعد تین چار مہینے لگ جاتے ہیں آپ ایک ایم جنسی ہے جس پر، میں اپنے patient کو تو ہم دفاتر پکے ہیں اُس کا باپ رویا ہے، میں نے لوگوں کو سنایا ہے میرے پاس ریکارڈ نگ موجود ہے میں ریکارڈ نگ دوں گا استحقاق کمیٹی میں، دھاڑے مار مار کے رویا ہے ICU میں رکھا ہوا تھا تین لاکھ روپے شفافائزیشن کا ہر رات کا ICU اُس سے charge کر رہا تھا۔ میری گزارش ہے میرے CM صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ emergency nature کر کے جو بھی ہوں جو مر رہا ہے اُس مطلب ہے Monday کو اُس کو

time دیا، جماعت کو جمرات کا انہوں نے کہا کہ اتنا یہ فارغ ہو چکا ہے کہ اب ہم اس کو آپریشن نہیں کرتے اور ایک دن کے بعد اس کی death ہو گئی تو ضرور ناداری ہے غربت ہے بلوچستان میں پسمندگی ہے ہماری حکومت کو شش کر رہی ہے چار ارب روپے کوئی معمولی پیسے نہیں ہیں۔ میری گزارش ہے کہ جہاں تک ڈاکٹر صاحب کا انہوں نے کہا کہ اس پر انکو ائری کرائے کہ کس کے ساتھ اس نے کس، وہ آئے گاریکار ڈپر کہ کس کس کے ساتھ، کیا اس کا behaviour ہے کیا کیا رویہ اور کس طریقے سے یہ لوگوں کے ساتھ behave کرتا ہے۔ ایک ٹانگ صوبائی حکومت ہے یہاں ہمارے endowment fund کا انچارج بننا ہوا ہے کیونکہ اس کے دستخط کے بغیر ہوئی نہیں سکتا ہے gastro کا ہے اور ادھر یونیورسٹی کا آسرا لے رہا ہے گورنر کا آسرا لے رہا ہے ادھر کر رہا ہے، تو اس کی مکمل جب یہ بھرتی ہو اُس دن سے آپ اس کی انکو ائری کرائیں آپ کو دودھ کا دودھ پانی کا پانی ملے گا۔ میری گزارش ہے کہ میرے اپنے سی ایم صاحب سے کہ جو emergent nature ہے اُن کے لئے ایک طریقہ کا مقرر کریں کہ ایم جنسی میں کمیٹی ہے جو بھی ہے وہ فوری طور پر اپنا اجلاس بلا کے وہ اس چیز کو اس مستثنہ کو حل کر دیں۔ اب ایک bed death پر ہے اور چار مہینے کے بعد اللہ اللہ خیر صلہ وہ تو گیا اور یہ پیسے کسی مریض کی جیب میں نہیں جاتا direct hospital جس میں ہے recognised Hospital ہیں انکو چلا جاتا ہے جناب اپیکر صاحب! تو میری یہ گزارش ہے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ کھیتران صاحب آپ نے صحیح کہا کہ یقیناً جو زیادہ مشکلات میں ہوتا ہے اور urgent basis پر اس کو ضرورت ہوتی ہے اُس کے لئے بھی کچھ کرنا چاہیے۔ جام صاحب۔

**جامع مکال خان عالیانی (قائد ایون):** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپیکر صاحب! یقینی طور پر بلوچستان میں اگر پسمند گیاں اپنی جگہ پر، پورے پاکستان میں اگر ہم کسی ایک subject میں deficit ہیں تو صحت وہ ایک واحد چیز نکلتی ہے جہاں اس پورے ملک میں ہم ایک اسکا ایک بہت بڑا deficit کیتھے ہیں اور خاص کر غریب آدمی کے لئے، کسی بہت serious مرض میں بنتا ہونا وہ نہ صرف اُس کے لئے یہ رنجش بن جاتی ہے کہ ابھی اپنے اس علاج سے کس طرح باہر نکلوں گا بلکہ وہ سارے خاندان، اُنکی معیشت اُنکا سب کچھ اُس میں تباہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک میں نے اپنا ناقص ساتھی لگایا ہے کہ بہت سارے لوگ صرف اس وجہ سے ان ساری چیزوں سے دوچار ہوتے ہیں کہ ان کو right process اور صحیح guidance بھی کبھی نہیں ملتی۔ ماضی میں صوبائی حکومتوں کو وزیر اعلیٰ کو بہت ساری چیزوں کا اختیار as discretionary power ہوتا ہے۔ بہت زیادہ schemes میں CM خود کو چھی دیتے تھے، کسی بھی حلقوں میں جاتے تھے اعلانات کرتے

تھے، ہمیتھ میں پیسے دیتے تھے سپورٹس میں دیتے۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ کو یاد ہو گا کہ 2017 2018 میں کورٹ نے اس کا ایک discretionary authorities لیا اور کہا کہ یہ executives کے پاس نہیں ہونی چاہیے اب اس کا کوئی mechanism آپ بنائیں۔ اسد بلوچ صاحب یہاں موجود ہیں کھیڑان صاحب ہیں کا بنیہ کے ہم سارے دوست ہیں ایک clear concept ہوا ایک initiate concept نے یا کہ بلوچستان میں زیادت روہ لوگ ہیں جو امراض میں بتلا ہوتے ہیں اور ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے ہیں۔ میں آپ experience کو بتاتا ہوں کہ تقریباً کوئی تین چار سال پہلے میرے حلقة سے ایک شخص کو کینسر ہوا تھا اور اس نے مجھے request کی کہ آپ حکومت بلوچستان سے request کریں میری مدد کریں تو میں نے اُس سے کہا کہ تو ٹھیک ہے ہمارے MPA پر نس علی صاحب یہاں ہوتے تھے اُن کی توسط سے آپ صوبائی حکومت سے ذرا request کریں، صوبائی حکومت کے پاس صرف ایک طریقہ کا رہی تھا اور دوسرا طریقہ کا نہیں تھا کہ یہاں پر discretionary ہمیں سے اُس کی مدد کی جائے۔ میں کسی پرتفقید نہیں کرتا لیکن مجھے بڑا افسوس ہوا کہ اُس زمانے میں وہ applicant میرے پاس آیا اُس نے بڑی عجیب سی بات مجھ سے کی کہ مجھ سے demand کیا جا رہا ہے کہ جتنے چاہیے اُس کا آدھا ہمیں دینا پڑے گا۔ آپ کا اگر علاج 80 لاکھ خرچ آتا ہے تو ٹھیک ہے ہم آپ کو ایک کروڑ کا مل بنا کے دے دیں گے باقی پیسے ہمارے اب وہ شخص کی نس کا مریض اُس کی فیملی ہے اُس نے کہا میں کیا کروں؟ میں نے اُس کو کہا کہ میں اس بات پر تو تلقید نہیں کر سکتا کہ آپ لین دین کا حساب کتاب کریں لیکن بڑا افسوس کا معاملہ ہے اُسی چیز کو ذہین میں رکھتے ہوئے ہم بیٹھیں اور اس صوبے میں ایسا ستم بنے کہ کم از کم ان چیزوں سے باہر نکلیں۔ تو یہ آیا concept کا ایک endowment fund آیا پھر concept کا یہ آیا کہ اس endowment fund کو ہم one time کھیل پھر آیا کہ نہیں جی میں تو کچھ نہیں ہے کہ آپ نے سال میں ایک کئے، اس کا mechanism کیا ہو کوئی ڈیپارٹمنٹ ہو، کونسا اس کا بورڈ ہو کیا طریقہ کا رہتا کہ لوگوں کو کم از کم جتنے بھی لو، ہم نے پورے بلوچستان میں جو لوگ کینسر liver میں یا ایسے امراض میں بتلا ہیں ہم علاج نہیں کوئی بھی نہیں کر سکتا ہے کوئی دنیا کا ملک بھی نہیں کرتا لیکن آپ کم سے کم کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جتنی صحت کی سہولیات دے سکتے ہیں اُس میں آپ اپنا کام کر سکیں۔ ایک fixed amount رکھا گیا اس کی ایک independent Board بنایا گیا اس نے اپنی شروعات کی، لوگ جاتے ہیں اپنا کیس لے جاتے ہیں اُس کی estimation اسپتالوں سے بنتی ہے،

یہ board میں اس کا discuss ہوتا ہے اور جا کے ہوتی ہے یہ approval کی board کے mechanism کے تحت کام کرنا ہے کہ سرکاری پیسے کا ایک روپیہ بھی ضائع یا بغیر کسی process کے استعمال میں آپ نہیں کر سکتے چاہیے جتنا genuine case ہو، ہمیں نظر بھی آ رہا ہوگا کہ ہم کسی ایک شخص کے لئے کسی کام کے لئے کچھ کر سکیں لیکن ہم نہیں کر سکتے کہ جب تک کہ ہم سرکاری process پورا نہیں کرتے اور پھر سرکاری ملازم یقینی طور پر جو تھوڑا ڈر ہے وہ تھوڑا اور بڑھ جاتے ہیں کے جی اگر یہ process پورے نہیں ہو، لیکن ہم نے اپنی پوری کوشش کی کہ اس پورے پروگرام کو سارے سسٹم سے کرتے ہوئے ایسا آسان طریقہ بنائیں کہ جیسے اپنالوں میں پیسے چلا جائے تو اس کا علاج ہو بلکہ ہم نے اسے ایک اور step آگے کیا ہم نہ صرف علاج کرار ہے ہیں بلکہ اسد صاحب میرے خیال اس میں آگے بھی بتائیں گے کہ post care بھی ہم کرار ہے ہیں کہ کسی شخص کو اب کیسہ ہو گیا اب اس کا علاج ہو رہا ہے تو بعد میں بھی اس کو دو ایسے کیا ہم نہ صرف علاج کرار ہے ہیں جو دیکھے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ابھی ایک health card insurance کا بھی پروگرام لارہے ہیں جو پورے بلوچستان کیلئے ہر شخص کیلئے ہوگا، وفاق نے بھی اس کو start کیا ہے انشاء اللہ صوبائی حکومت بھی اپنا ایک شروع کر رہی ہے کہ ہر انسان ایک health insurance card کا حقدار ہوگا اور کم از کم سرکار اس کو basic level پر اس کی medication کا خیال رکھ سکے گا۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ واقعہ جو ہوا سردار صاحب نے مجھ سے بھی اس کا ذکر کیا تھا۔ بھی کبھی ہم ایک بڑے ایسے ماحول میں definitely emotional بھی ہماری sensitivities کی آجائی ہیں کہ ہمارے جانے والے ہمارے دوست واقارب یہاں تک کہ کم سے کم ہم تک جو approach کرتے ہیں۔ کسی ایک ممبر تک کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ مسلک ہوتا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ اس کی جان خطرے میں ہے اور کچھ نہ کچھ اس کو ہونے والا ہے۔ اور اس کیلئے ایک ایرجنسی حوالے سے کیا طریقہ نکلا جائے، پھر ایک discretionary fund جو پہلے ہوتی تھی اس کو پھر SSP program میں ہم نے change کیا جس کے sectors میں۔ لیکن مجھے بڑا یقینی طور پر افسوس اس بات پر ہے کہ اس طرح کے اسد صاحب نے کہا کہ اس طرح کے کبھی اموات یقینی طور پر ہوتے ہیں جہاں لوگوں کو ایک ایک، دو دو دن میں فوراً اپیسوں کی ضرورت پڑھتی ہے۔ لیکن کوئی نہ کوئی اپنی مجبوری کے تحت کم سے کم اس چیز سے رہ جاتا ہے وہ کہ نہیں پاتا سرکاری ملازم ہو یا کوئی ادارہ ہو۔ لیکن ہمیں کوشش اپنی پوری کرنی چاہیے۔ یقینی طور پر جہاں جن لوگوں کی طرف یا جن پروفیسرز یا ڈاکٹرز کی طرف سردار صاحب نے

نشاندہی کرائی ہے لیکن طور پر وہاں انکو ائری بھی اُسی حوالے سے ہوا اور جن کا جس حد تک جو بھی قصور ہے تو اُس کا کم سے کم تعین ہونا چاہیے کہ یہ قصور کس کا تھا اور یہ کام کس غفلت کی وجہ سے اس طرح ہوا اور ہم اپنی طرف سے پوری یہ کوشش کر بھی رہے ہیں اور آگے کیلئے بھی بہتر کرنا چاہرہ ہے ہیں کہ ہم اس endowment fund کو اور بلوچستان کے لوگوں کے لیے کس طرح بہتر کریں۔ کیوں کہ اس سے آج تک تقریباً کوئی 11 سو سے 12 سو لوگ ابھی تک مستفید ہوئے ہیں۔ جس طرح اسد بلوچ صاحب نے کہا کہ 70، 80 یا، 90 لاکھ ایک عام انسان کے اُپر خرچ ہونا یہ بہت بڑی معنی رکھتی ہے شاید ہمارے لیے نہ رکھ لیکن لوگوں کی خاندان، جائیداد بہاء ہو جاتے ہیں اس مرض میں۔ الحمد للہ بلوچستان کا پہلا cancer hospital انشاء اللہ آنے والے وقت ہے اُس کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ یہ child cancer hospital کے اندر ہم ایک کام سٹھ بھی لارہے رکھیں گے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ اسی hospital کے اندر ہم ایک child cancer کام سٹھ بھی لارہے ہیں جو صرف بچوں سے مسلک ہو گا جو Indus hospital اور حکومت بلوچستان مل کر انشاء اللہ اس کو کرے گی۔ صحت ہماری definitely priority ہے۔ ہر آئے دن ہم اس پر اپنی meetings کرتے رہتے ہیں لیکن میں اپنے تجزیہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ بلوچستان میں اگر کوئی ایک جو سب سے complex ہو، جس کی اندر بڑی کمزوریاں ہو اور جس کی اشد ضرورت ہے کہ اس کو دن بدن بہتر کرنے کیلئے وہ health department ہے۔ کیوں کہ health department کو ہم عام departments کی طرح تصور کرتے ہیں۔ ایک عام سیاسی انداز میں، گورنمنٹ کے انداز میں، یہ اس طرح ہم اس کو نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ health department وہ ایک واحد ادارہ ہے جس کو ہم C&W PHE irrigation کی کی طرح یا کسی اور department کی طرح نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ ہمیں بالکل ایک نئے طریقہ کار سے اس کو دیکھنا پڑے گا اور اس کے مسائل حل کرنے پڑیں گے۔ جو کہ ہم آہستہ آہستہ کسی حد تک کر بھی چکے ہیں لیکن مزید اس میں اور گنجائش ہے۔ اس کو اور بہتر کرنے کی جیسے جیسے وقت آگے بڑھے گا اور اس کی ضروریات ہوں گی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ان ساری چیزوں کو منظر رکھتے ہوئے یہ program بہت اچھا ہے اس کے program کو انشاء اللہ ہماری کوشش ہو گی کہ آنے والے بجٹ میں ہم اس کا endowment fund increase کرائیں تاکہ وہ جو سالانہ یا مہینیے کے حساب سے جو ایک جو آتی ہے اُس کے اندر اضافہ ہو سکے زیادہ سے زیادہ مریض اسیں ہم شامل کر سکیں جن کا علاج tranche

ہو سکے۔ اور ایم جنسی basis پر یقین طور پر department کبھی بھی اپنی ایم جنسی بورڈ کی میٹنگ بھی بلاتی ہے۔ لیکن ہم کوشش کریں گے کہ کوئی اور ایسا mechanism ہو جو قانون کے دائرہ کا ریں ہوتے ہوئے فوراً instant relief کس طرح دے سکتے ہیں۔ بہت بہت شکریہ جی۔

**جناب چیرمن:** جی شکریہ جام صاحب۔۔۔ (مداخلت) مہربانی آپ نے آج point of order پر ایک گھنٹے سے زائد بات کی ہے میرے خیال سے کارروائی کی طرف آتے ہیں۔ تحریک استحقاق قاعدہ 60 کے تحت استحقاق کمیٹی کے پروردگار کیا جاتا ہے۔ جناب نصراللہ خان زیرے صاحب کی جانب سے تحریک التوانبر 1 موصول ہوئی ہے۔ قواعد و انصباط کار مجريہ 1974 کے قاعدہ نمبر (A) 75 کے تحت تحریک التوانبر 1 پڑھ کر سناتا ہوں۔ "تحریک یہ ہے کہ مورخہ 9 نومبر 2020ء کو جمن تاجران بلوچستان کے مرکزی رہنماء اور پستونخواہی عوامی پارٹی کے دریینہ کارکن حاجی اللہداد ترین کو پیشیں کے کلی علی زمی میں نامعلوم مسلح دہشتگردوں نے فارنگ کر کے بیدردی سے قتل کیا جس کی وجہ سے ضلع پیشین کے عوام میں خوف و ہراس اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ نیز کچھ عرصہ سے صوبہ میں مجموعی اور پیشیں میں بالخصوص ٹارگٹ کلگ کے واقعات تسلسل کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔ لہذا اسمبلی کی آج کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری عوامی نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔ آیا تحریک التوانبر 1 کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے؟ جو ارکین تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں۔ تحریک کو قاعدہ (2) 75 کے تحت مطلوبہ ارکین اسمبلی کی حمایت حاصل ہو گئی ہے۔ جناب نصراللہ خان زیرے صاحب اپنی تحریک التوانبر 1 پیش کریں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! میں اسمبلی قواعد و انصباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت زیل تحریک التوانہ کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ مورخہ 9 نومبر 2020 کو جمن تاجران بلوچستان کے مرکزی رہنماء اور پستونخواہی عوامی پارٹی کے دریینہ کارکن حاجی اللہداد ترین کو پیشیں کے کلی علی زمی میں نامعلوم مسلح دہشتگردوں نے فارنگ کر کے بیدردی سے قتل کیا جس کی وجہ سے ضلع پیشین کے عوام میں خوف و ہراس اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ نیز کچھ عرصہ سے صوبہ میں مجموعی اور پیشیں میں بالخصوص ٹارگٹ کلگ کے واقعات تسلسل کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔ لہذا اسمبلی کی آج کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری عوامی نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

**جناب چیرمن:** تحریک التوانبر 1 پیش ہوئی۔ لہذا تحریک التوانبر 1 کو مورخہ 27 نومبر 2020ء کی نشست میں بحث کے لیے منظور کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور!، سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء پیش کریں۔

**محترمہ ماہ جبین شیران:** مئیں ماہ جبین شیران پارلیمانی سیکریٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

**جناب چیئرمین:** سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء) ہوا۔ لہذا اسے متعلق standing committee کے سپرد کیا جاتا ہے۔

**ایوان کی کارروائی:** مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔ چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ بلدیات، بلوچستان ڈولپمنٹ اتحاری (بی ڈی اے) گوادر ڈولپمنٹ اتحاری (بی ڈی اے) بلوچستان کوشل ڈولپمنٹ (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی و ترقیات متعلقہ حکاموں کے فرائض، کارکردگی، درپیش مسائل اور ان کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

**جناب چیئرمین:** مئیں چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ بلدیات، بلوچستان ڈولپمنٹ اتحاری (بی ڈی اے) گوادر ڈولپمنٹ اتحاری (بی ڈی اے) بلوچستان کوشل ڈولپمنٹ اتحاری (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی و ترقیات متعلقہ حکاموں کے فرائض، کارکردگی، درپیش مسائل اور ان کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے کمیٹی کے ارکان کا کہ انہوں نے جو اہم محکمے ہیں جو یہاں ادارے ہیں ان کے مسائل جانچنے کے لیے اور تجاویز اور جو سفارشات مرتب کی ہیں وہ آگے جا کر ان حکاموں کی کارکردگی کے حوالے سے سودمند ثابت ہوگا۔ اس حوالے سے پہلی بات ہم نے کوشش کی کہ ایک affective committee کے طور پر visit side کا bھی کر لیں کہ خصوصاً (بی ڈی اے) اور (بی سی ڈی اے) کا ہم نے visit bھی کر دیا۔ اور ملک نعیم بازی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اس کمیٹی میں ہمارے ساتھ ایک فعال رکن کے طور پر رہے۔ مجھے توقع ہے کہ آپ لوگ یہ رپورٹ پڑھ لیں گے جو آپ لوگوں کے پاس table ہوا ہے۔ اگلے اجلاس میں اس کی منظوری bھی ہو گی۔ شکریہ۔

24 نومبر 2020ء (مباثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

43

جناب چیرمن: بلوچستان ڈولپمنٹ اخواری (بی ڈی اے) گوادر ڈولپمنٹ اخواری (جی ڈی اے) بلوچستان کوٹل ڈولپمنٹ اخواری (بی سی ڈی اے) اور شہری منصوبہ بندی و ترقیات متعلقہ مکاموں کے فرائض، کارکردگی، درپیش مسائل اور ان کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ پیش ہوئی۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ

مورخہ 27 نومبر 2020ء بوقت سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 07:00 بجے اختتام پذیر ہوا)



24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

44

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

45

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

46

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

47

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

48

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

49

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

50

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

51

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

52

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

53

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

54

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

55

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

56

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

57

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

58

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

59

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

60

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

61

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

62

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

63

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

64

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

65

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

66

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

67

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

68

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

69

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

70

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

71

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

72

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

73

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

74

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

75

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

76

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

78

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

79

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

80

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

81

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

82

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

83

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

84

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

85

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

86

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

87

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

88

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

89

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسٹبلی

90

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

91

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

92

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسٹبلی

93

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

94

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

95

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

96

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

97

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

98

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

99

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

100

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

101

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

102

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

103

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

104

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

105

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

106

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

107

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

108

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

109

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

110

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

111

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

112

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

113

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

114

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

115

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

116

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

117

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

118

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

119

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

120

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

121

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

122

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

123

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

124

24 نومبر 2020ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

125